E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A

Paper : **Usool-e-Samajiyaat**

Module Name/Title : **Society: Definition, Characteristics & Functions**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM / Dr. K.M. Ziauddin
PRESENTATION	Dr. K.M. Ziauddin
PRODUCER	Obaidullah Raihan

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی 6 انسانی سماج کی نوعیت

ساخت

6.1 تمہید

6.2 انسانی سماج کی تعریف اور نوعیت

6.3 سماجی زندگی کے فائدے

6.4 انسانی سماج کی بنیاد

6.4.1 جغرافیائی عوامل

6.4.2 حیاتیاتی عوامل

6.4.3 آبادیاتی عوامل

6.4.4 سماجی و تمدنی عوامل

6.5 انسانی سماج کی خصوصیات

6.5.1 آبادیاتی پہلو

6.5.2 مشترک جغرافیائی علاقہ

6.5.3 بین عمل کی مختلف شکلیں

6.5.4 استحکام کا احساس

6.5.5 ایک مکمل تمدن

6.5.6 سماجی تنظیم

6.5.7 اداروں کا لازمی نظام

6.5.8 تفاعلی تفریق

6.6 انسانی سماج کے تفاعلی شرائط

6.6.1 طبعی ضروریات کی تسکین

6.6.2 نئے افراد کا مسلسل ردو بدل

6.6.3 موزوں ذرائع ترسیل کی فراہمی

6.6.4 سماجی نظام کی برقراری اور تسلسل

6.6.5 معنی اور مقصد کی برقراری

6.7 حیوانی اور انسانی سماج میں فرق

6.8 خلاصہ

6.9 کلیدی الفاظ

6.10 سفارش کردہ کتابیں

6.11 نمونہ امتحانی سوالات

6.12 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

6.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو سماجیات کی بنیادی اصطلاح "سماج" سے واقف کروانا اور سماجی زندگی کے فائدے ، انسانی سماج کی خصوصیات اور اس کے تفاعلی شرائط کو سمجھانا ہے ۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- انسانی سماج کی تعریف کرسکیں
- اس کی نوعیت کو سمجھ سکیں
- اس کی خصوصیات بیان کرسکیں
- انسانی سماج کے اساسی پہلو کو سمجھا سکیں
- انسانی سماج کے تفاعلی شرائط بیان کرسکیں
- انسانی اور حیوانی سماج میں فرق بتا سکیں

6.1 تمہید

ہر نارمل انسان سماج میں زندگی گزارتا ہے ۔ کہیں بھی وہ تنہا یا علحدہ نہیں رہتا ۔ ارسطو نے زمانہ قدیم میں یہ کہا تھا کہ جس کو سماج کی ضرورت پیش نہیں آتی وہ حیوان ہوتا ہے یا پھر خدا ۔ اس کا خیال تھا کہ انسان فطرتاً ایک سماجی حیوان ہے ۔ انسان پیدائش سے لیکر موت تک جو سوچتا ہے ، جو کہتا ہے اور جو کرتا ہے سب سماجی تنظیم کے زیر اثر ہے ۔ انسانی سماج میں افراد کے مابین سماجی تعلقات کا جال پھیلا ہوتا ہے ۔ ان میں سے کچھ تعلقات سادہ ہوتے ہیں تو کچھ پیچیدہ ، کچھ مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں تو کچھ عارضی ۔ ان تعلقات کو سمجھنے سے انسانی سماج کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ۔

6.2 انسانی سماج کی تعریف اور نوعیت

انسانی سماج حرکیاتی اور ہر وقت تبدیل پذیر رہتا ہے ۔ افراد جو سماج کے اراکین ہوتے ہیں آتے اور جاتے رہتے ہیں لیکن سماج مستقلاً رہتا ہے ۔ انسانی سماج کے ڈھانچہ اور فرائض کے مطالعہ اور تجزیہ کو انتہائی ضروری سمجھا جاتا ہے ۔ ہم جانتے ہیں کہ سماج نہ صرف ایک مجموعہ ہے بلکہ یہ انسانی گروہوں ، خاندانوں ، سماجی طبقوں ، جنسی گروہوں اور دیگر مقصدی اور ادارہ جاتی تنظیموں کے حصوں پر مشتمل ہوتا

ہے ۔ سماج کے یہ تمام حصے اپنے اراکین اور کلی طور پر سماج کے لیے کارکرد ثابت ہوتے ہیں ۔ یہ بنیادی طور پر مادی ضروریات کی تکمیل اشیاء اور خدمات کی پیدائش اور تقسیم کے طریقہ کار کے ذریعہ انسانوں کی بقاء اور ان کی خوشحالی کے لیے کام کرتے ہیں ۔ یہ افراد کی تولید، تحفظ اور سماجیت جیسے کام بھی انجام دیتے ہیں ۔

انسانی سماج سے مراد افراد کا وہ مجموعہ ہے جن کی مشترک شناخت ہوتی ہے جو آپس میں مل جل کر رہنے کے لیے ہم آہنگی کے ساتھ ضروری شرائط کی تکمیل کے لئے منظم ہوجاتے ہیں ۔ بالفاظ دیگر " سماج ان تمام افراد پر مشتمل ہوتا ہے جن کی ایک منفرد طرز زندگی (تمدن) ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو متحد پاتے ہیں "۔ (ڈرسلیر Dressler) انسانی سماج ایک ایسا سماجی نظام ہوتا ہے جس کے ذریعہ افراد باہمی تعلقات کے ذریعہ ایک وسیع تر سماجی، تمدنی اور جغرافیائی حقیقت کی تشکیل کرتے ہیں ۔ انسانی سماج کے وجود میں آنے کی کئی وجوہات ہیں جیسے انسانی ضروریات، ذاتی مفادات اور خواہشات، آپسی معاہدے، آپسی امداد وغیرہ ۔

سماج کا اثر افراد پر فطری اور لازمی نوعیت کا ہوتا ہے جو انہیں پیدائش سے ہی ایک سانچہ میں ڈھالتا ہے ۔ انسان جب ایک بار سماجی حد بندیوں میں رہتا ہے تو اسے سماج سے باہر رہتے ہوئے نارمل طور پر رہنا مشکل ہوجاتا ہے ۔ افراد کا انسانی گروہ سے علاحدہ تصور ہی مشکل ہے ۔ یہاں تک کہ مختصر مدتی علاحدگی بھی بیشتر افراد کے تجربہ میں نہیں آتی ۔ انسانی شخصیت کی نشونما کے لیے فرد کا سماج میں رہنا بے حد ضروری ہے ۔ ہم سماج ہی میں اپنے تجربات کی روشنی میں سیکھتے ہیں اور پروان چڑھتے ہیں ۔ سماج ہم کو سماجی اقدار کے ذریعہ برتاؤ کے معیارات فراہم کرتا ہے اور ہم کو ان معیارات کے مطابق رہنے کی تلقین کرتا ہے ۔ مختصر یہ کہ ہمارے عام اقدار اور رجحانات سماجی تنظیم کی دین ہوتے ہیں ۔ اس طرح افراد کا سماج میں رہنا ناگزیر ہوجاتا ہے ۔ یہ افراد کے عمومی تعلقاتی ڈھانچے ہوتے ہیں ۔ یہ ایسے تنظیمی نظام ہوتے ہیں جو تمام باہمی تعلقاتی اکائیوں کو بین عمل کے ذریعہ مربوط کرتے ہیں ۔ ہم سماج کی شناخت، اس کے علاقہ، حدود اور اس میں رہنے والے افراد سے کرتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1۔ انسانی سماج کی تعریف کیجیے ۔

____

____

____

6.3 سماجی زندگی کے فائدے

سماج میں رہتے ہوئے افراد اندرونی اور بیرونی جارحیت سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتے ہیں ۔ تولیدی عمل جاری رہتا ہے ۔ بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت ہوتی ہے ۔ اگر تمام افراد سماج میں مل جل کر رہتے ہوئے سماجی زندگی گزاریں تو اجتماعی طاقت اور انفرادی تحفظ کی طمانیت حاصل ہوتی ہے ۔ سماجی زندگی سماجی تعلقات کا ایک جال ہوتی ہے کیونکہ انسان کی ایک سماجی ہستی ہے اس لیے اس کا وجود اور اس کی بقاء سماج کے بغیر ممکن نہیں ۔ اس کو اپنی ضروریات کی تکمیل کے لیے دیگر افراد کے ساتھ تعلقات کو قائم کرنا پڑتا ہے ۔ یہ تعلقات باہمی برتاؤ کی شکل اختیار کرلیتے ہیں ۔ افراد کے درمیان سماجی تعلقات کا انحصار مشترک مفادات اور ضروریات وغیرہ پر ہوتا ہے جو سماجی معیارات کے

تحت ہوتے ہیں ۔ ان تعلقات کو کارکرد بنانے میں مختلف عمر، مختلف جنس کے لوگوں کے علاوہ مختلف تفاعلی گروہ بھی مصروف رہتے ہیں ۔ مختلف اکائیوں کو ایک خاص مقصد یعنی بقاء کی خاطر باقاعدہ طور پر منظم کیا جاتا ہے ۔ سماجی زندگی تقسیم کار سے عبارت ہوتی ہے ۔ سماجی زندگی اکتساب کا باعث بنتی ہے ۔ زبان، ترسیل، تقلید، تجویز، غلطی اور اصلاح کے ذریعہ بھی افراد بہت کچھ سیکھتے ہیں اور اپنے اطراف کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

2۔ سماجی زندگی کے کیا فائدے ہیں ؟

6.4 انسانی سماج کی بنیاد

انسانی سماج کی خصوصیات اور فرائض کے مطالعہ سے قبل ان غیر سماجی اور فطری حالات کا جائزہ لینا ضروری ہے جو سماج کی بقاء کے ذمہ دار ہیں ۔ ان غیر سماجی عوامل میں جغرافیائی، حیاتیاتی، آبادیاتی اور سماجی و تمدنی عوامل اہم ہیں ۔

6.4.1 جغرافیائی عوامل

جغرافیائی عوامل کو اس لیے اہمیت ہے کہ انسانی سماج کسی خاص مقام پر آباد ہوتا ہے اور اس مقام کا قدرتی اثر وہاں کے سماج پر پڑتا ہے ۔ جغرافیائی عوامل سے مراد پانی اور زمین کی تقسیم، آب و ہوا اور قدرتی وسائل ہیں ۔ یہ سب سماج کی بقاء کے لیے اہم ہوتے ہیں ۔ لیکن یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ جغرافیائی عوامل کا اثر انسانی سماج پر نہ تو قطعی ہوتا ہے اور نہ قابل نظر انداز۔ یہ محدود مگر غیر متعیناتی نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ یہ ضروری ہیں مگر سماجیاتی تجزیہ کے لیے موجود سوالات کی جوابدہی کے لیے کافی نہیں ہیں ۔ جغرافیائی عوامل انسانی سماج کے امکانات اور عدم امکانات کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں لیکن وہ سماجی حقیقت کو نہیں سمجھا سکتے ۔ جیسے جیسے انسانی سماج پیچیدہ طور پر نشوونما پاتے ہیں اور جیسے جیسے تمدنی ذخیرہ جمع ہوتا ہے تو جغرافیائی عوامل کی سماجیاتی اہمیت کم ہوتی جاتی ہے ۔

6.4.2 حیاتیاتی عوامل

اب ہم حیاتیاتی عوامل پر بحث کریں گے ۔ انسانی سماج کا وجود مختلف النوع انسانوں پر مشتمل ہے جنکی عضویاتی اور جسمانی خصوصیات ہوتی ہیں ۔ حیاتیاتی عوامل بھی انسانی سماج کے سماجی امکانات کی حدبندی کرتے ہیں اور بعض اوقات اس سماج کی شکل اور

ڈھانچہ کو متعین کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ انسانی عضویہ صلاحیتوں اور عدم صلاحیتوں، قابلیتوں اور کمزوریوں غیر معمولی کوتاہیوں سے عبارت ہوتا ہے۔ کوئی بھی سماجیات داں نہ تو حیاتیاتی حقیقتوں کو نظر انداز کرسکتا ہے اور نہ ہی سماج پر ان کے اثرات سے انکار کرسکتا ہے۔ یہاں پر یہ کہنا بھی ممکن نہیں کہ انسانی حیاتیاتی امتیازات کا تعلق سماج میں پائے جانے والے امتیازات سے ہے۔ اسی طرح انسان کی جسمانی خصوصیات اور اس کے سماجی برتاؤ کے مابین کوئی قریبی تعلق قائم کرنا بہت مشکل ہے۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حیاتیاتی عوامل بہت ضروری ہیں کیوں کہ وہ انسانی سماج کے لیے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔ بہتر توضیح کے لیے آبادیاتی عامل پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔

6.4.3 آبادیاتی عامل

آبادیاتی عامل کا تعلق افراد کے عددی پہلو سے ہے یعنی خطہ ارض پر افراد کا رہنا، موجودہ دور میں ان کی تعداد میں اضافہ، مختلف علاقوں میں آبادی کا ارتکاز، شرح پیدائش اور شرح اموات، ایک مقام سے دوسرے مقام کو لوگوں کی نقل پذیری اور افراد کے بدلتے ہوئے رجحان اور اطوار وغیرہ سے ہے۔ ان تمام عوامل کا سماج پر اثر پڑتا ہے کیوں کہ افراد کے بناء سماج کی تشکیل نہیں ہوتی اور افراد کی تعداد کا اثر سماج کی کارکردگی اور صلاحیتوں پر پڑتا ہے۔ اگر آبادی میں اضافہ کی وجہ سے کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو آبادی میں کمی کی وجہ سے بھی کئی سماجی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ان تمام کے باوجود آبادی بحیثیت ایک حیاتیاتی جزو ایک خود مختار عامل نہیں ہے۔ آبادیاتی برتاؤ جیسے بار آوری، موت اور منتقلی کی حد بندی انسانی تصورات اور عقائد کرتے ہیں جیسے سماج کی طبی ٹکنالوجی، مذہبی نظریات اور سماجی و تمدنی معیارات اور اقدار وغیرہ۔

6.4.4 سماجی و تمدنی عامل

ہمیں یہ بات یہاں بطور خاص نوٹ کرنی چاہیے کہ اس قسم کے اثرات یک رخی نہیں ہوتے۔ اگر حیاتیاتی، جغرافیائی اور آبادیاتی عوامل کسی حد تک سماج کی نوعیت پر اثر انداز ہوتے ہیں تو سماجی اور تمدنی عوامل بھی انسانی جسم، ڈھانچہ اور اس کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کا اثر لوگوں کی تعداد اور اس کی تقسیم پر بھی ہوتا ہے۔ انسانی سماج کو سمجھنے کے لیے ہمیں سماجی تنظیم اور تمدن کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس سے مراد انسان کا وہ پیچیدہ دائرہ عمل ہے جس کے تحت انسان بحیثیت رکن کے سوچتا اور عمل کرتا ہے۔ سماجی اور تمدنی تنظیم سے مراد زندہ رہنے کام کرنے اور سوچنے کے وہ تمام طریقے شامل ہیں جو نسل در نسل چلے آرہے ہیں اور سماج کی مسلمہ شکل اختیار کرچکے ہیں۔ یہ وہ عنصر ہے جو انسان اور جانور میں امتیاز پیدا کرتا ہے۔ انسانی سماج اور حیوانی سماج میں فرق پیدا کرتا ہے۔ اس کے بارے میں ہم اگلے سبق میں تفصیل سے مطالعہ کریں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

3۔ وہ کونسے غیر سماجی عوامل ہیں جو سماج کے وجود کو برقرار رکھتے ہیں؟

____

____

6.5 انسانی سماج کی خصوصیات

اب ہم انسانی سماج کا جائزہ لیں گے ۔ انسانی سماج میں چند انفرادی امتیازات کے باوجود چند بنیادی مشترک خصوصیات پائی جاتی ہیں ۔

6.5.1 آبادیاتی پہلو

انسانی سماج ہر عمر کے مرد و خواتین کی آبادی پر مشتمل ہوتا ہے ۔ آبادی کا تصور ایک نسل سے دوسرے نسل میں تسلسل سے ہے اور اس سے سماج قائم رہتا ہے ۔ پیدائش ، بلوغ اور موت یہ ایسے اہم واقعات ہیں جو فرد کی زندگی میں نمودار ہوتے ہیں ۔ حالانکہ انتقال پذیری اور موت آبادی کو کم کرنے کے ذمہ دار ہیں لیکن پیدائش اور آمد کی وجہ سے یہ کمی پُر ہوتی رہتی ہے ۔

6.5.2 مشترک جغرافیائی علاقہ

کسی بھی سماج کی آبادی کا تصور ایک مخصوص مشترک جغرافیائی علاقہ سے ہوتا ہے ۔ یہ علاقہ قدرتی حدود جیسے دریاؤں ، پہاڑوں ، جنگلوں ، نہروں یا سیاسی اور قومی حد بندیوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔ ایک مقام پر رہنے سے لوگ وہاں کے وسائل سے استفادہ کرتے ہیں ۔ یہ مشترکہ عناصر اتحاد ، یکتا ، یکجہتی اور افراد کے اجتماعی شعور کو اجاگر کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں ۔

6.5.3 بین عمل کی مختلف شکلیں

انسانی سماج میں افراد کا ایک دوسرے سے عمل اور رد عمل کا سلسلہ جاری رہتا ہے ۔ ہر سماج کی ایک تنظیم اور افراد کے مابین تعلقات کا ایک نظام پایا جاتا ہے ۔ افراد کی خصوصیات جیسے مفادات ، رجحانات ، مقاصد طور طریقے رسومات اور معیارات کے حامل ہوتے ہیں ۔ آپسی ترسیل اور مشترک ضروریات اور مفادات کے لیے افراد میں آپسی تعلق اور آپسی انحصار پایا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ افراد کے مابین تقسیم کار ، ان کے آپسی تفاعلی تعلقات اور آپسی انحصار کے لیے ذمہ دار ہے ۔ باہمی تعلقات کی وجہ سے انجمنوں کا قیام عمل میں آتا ہے جہاں پر قابل قبول اور باہمی مفادات و مقاصد کو اپنایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان تعاون ممکن ہوسکے اسکی وجہ سے سماج کو استحکام حاصل ہوتا ہے اور یہ استحکام مروجہ معیارات اور باہمی حیثیتوں سے تشکیل پاتا ہے ۔

6.5.4 استحکام کا احساس

افراد میں استحکام کا احساس ان کی مشترک تاریخ ، مشترک عقائد ، مشترک علاقہ ، مشترک اقدار اور مشترک مقاصد پر ہوتا ہے ۔ لوگوں میں یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے جب وہ ساتھ رہتے ہیں اور مشترک طرز زندگی کو اپناتے ہیں ۔ سماج ایک خودکار گروہ ہے ۔ اس گروہ کے افراد کبھی خارجی افراد سے ربط قائم نہیں رکھتے اگر وہ خارجی افراد سے بین عمل جاری رکھیں گے تو پھر وہ اپنی شناخت کھو بیٹھیں گے ۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34 * IMC LIBRARY

6.5.5 ایک مکمل تمدن

ہر سماج کا اپنا ایک تمدن ہوتا ہے ۔ تمدن کے ذریعہ انفرادی تعلقات باقاعدہ اور منظم ہوتے ہیں ۔ ٹیلر (Tylor) کے الفاظ میں " تمدن وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقیدہ، آرٹ، اخلاق، قانون، رسومات اور ایسی دیگر صلاحیتیں اور عادتیں شامل ہیں جسے فرد سماج کے رکن کی حیثیت سے اختیار کرتا ہے "۔ تمدن قابل فہم اور جامع ان معنوں میں ہے کہ اس میں شامل مختلف تمدنی نمونے گروہ سماجی زندگی کی ضروریات کی تکمیل میں مدد دیتے ہیں ۔ تمدن انسانی سماج کی انسانی تخلیق ہے ۔ تمدن کے ذریعہ ہی ایک سماج دوسرے سماج سے مختلف سمجھا جاتا ہے مثال کے طور پر ہندوستانیوں کا تمدن، فرانسیسیوں کے تمدن سے جدا ہے ۔ تمدن ہی انسان اور حیوان میں فرق پیدا کرتا ہے ۔ زبان تعلیم، اخلاق، اقدار، روایات، رسومات، آرٹ، فن تعمیر، ادب وغیرہ تمدن کے اجزاء ہیں ۔ ساجیات کی رو سے تمدن سماج کا ورثہ ہوتا ہے نہ کہ کسی فرد واحد کا ۔ تمدن کی مثال دریا کے بہاؤ کی مانند ہے جو صدیوں سے ایک نسل سے دوسری نسل کی آبیاری کرتی آرہی ہے ۔ ہر نسل اس تمدنی ذخیرہ میں اضافہ کرتی ہے اور ہر نسل میں کچھ تمدنی اجزاء باقی رہ جاتے ہیں ۔

6.5.6 سماجی تنظیم

کسی بھی سماج کے افراد سماجی طور پر منظم پائے جاتے ہیں جو ایک انسانی سماج کی اہم خصوصیت ہے ۔ سماجی تنظیم، تمدن کا حصہ ہوتی ہے سماج بذات خود ایک ڈھانچہ ہوتا ہے اور اس سماجی ڈھانچہ کے اہم اجزاء اور عناصر میں معیارات، رول، حیثیتیں، طاقت، اقتدار، گروہ، انجمنیں، اور ادارے شامل ہیں ۔ یہ تمام ایک پیچیدہ ڈھانچہ کی تشکیل کرنے میں جس کے استحکام کا دارومدار اقتدار کی حمایت پر ہوتا ہے اور اقتدار کی مخالفت کرتے ہوئے اس کو چیلنج بھی کیا جاتا ہے ۔ سماجی ڈھانچہ کے تمام عناصر میں معیارات (Norms) ہی ہیں جو انسانی سماج کو استحکام، تنظیم اور ڈھانچہ عطا کرتے ہیں اور ان کے بغیر سماجی بین عمل دشوار اور نزاعی ہوتا ہے اور فرد کو ناقابل برداشت بوجھ اٹھانا پڑتا ہے ۔ سماجی معیارات کے بغیر کوئی سماج اور سماجی گروہ برقرار نہیں رہ سکتا ۔ انسانی سماج کی تنظیم کو معیارات اور اداروں کی مدد سے برقرار رکھا جاتا ہے جو سماج میں رچ بس جاتے ہیں ۔ یہ افراد کے برتاؤ کو کنٹرول کرتے ہیں اور اس طرح انسانی سماج کو نظم اور استحکام بخشتے ہیں ۔ سماجی معیارات کے ذریعہ ہی افراد کے مابین سماج میں باقاعدگی کے ساتھ سماجی اختلاط پایا جاتا ہے جو افراد کی رہنمائی کرتے ہیں ۔ یہ معیارات ہی ہیں جو اختیارات (Sanctions) کے ساتھ سماجی کنٹرول کا فریضہ انجام دیتے ہیں ۔ انسانی سماج کا انحصار ہر فرد کے اپنے مخصوص انداز میں خاص فرائض کی انجام دہی پر ہوتا ہے ۔ سماج چاہتا ہے کہ افراد میں ڈسپلن پیدا ہو تاکہ لوگوں کی توقعات کو پورا کر سکے ۔ سماجی تنظیم سماج میں سماجی توازن برقرار رکھنے میں مدد دیتی ہے ۔ سماج میں سماجی کنٹرول کے ذریعہ استحکام قائم کیا جاتا ہے جو سماجی معیارات اور سماجی اقدار کو اپنانے کی وجہ سے برتاؤ پر اثر انداز ہوتا ہے ۔

6.5.7 اداروں کا لازمی نظام

سماج کی باقاعدگی اور برقراری کے لیے اداروں کا ایک لازمی نظام ہوتا ہے یہ ادارے تحریر کردہ قوانین، اصولوں اور معیارات پر

مشتمل ہوتے ہیں۔ ادارے انسانی ضروریات کی تکمیل اور کنٹرول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ منظم طریقہ کار کہلاتے ہیں۔ باالفاظ دیگر ادارے رسمی، مسلمہ، تصدیق شدہ اور مستحکم طریقے ہوتے ہیں جو سماجی عمل کو جاری رکھتے ہیں۔ ایک پیچیدہ سماج میں یہ ادارے مختلف سماجوں کے تقابلی جائزہ کو ممکن بناتے ہیں۔ اگر انجمنیں فرائض کی تکمیل کے لئے تشکیل پاتی ہیں، تو ادارے ان فرائض کی تکمیل میں باقاعدگی پیدا کرتے ہیں۔ خاندان، مذہب، حکومت، تعلیم وغیرہ اداروں کی اہم مثالیں ہیں۔

6.5.8 تفاعلی تفریق

انسانی سماج میں تمام افراد یکساں فرائض انجام نہیں دیتے۔ وہ اپنی عمر، جنس، دلچسپی، صلاحیت، کارکردگی اور قابلیت کے مطابق مختلف فرائض انجام دیتے ہیں۔ اس طریقہ کار کی وجہ سے ہر آدمی اپنے فن اور کام میں مہارت حاصل کرلیتا ہے۔ مختصر یہ کہ افراد میں کام کو تقسیم کردیا جاتا ہے اور ہر آدمی ضابطوں اور اصولوں کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتا ہے۔ ایک عام معاہدہ کے تحت تقسیم کار کا طریقہ اپنایا جاتا ہے اور لوگوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عہدہ اور رتبہ کے مطابق مختلف سماجی حالات میں اپنے فرائض انجام دیں۔ اس طرح تقسیم کار یا رتبہ جاتی تفاعلی تفریق کے ذریعہ ہر فرد کا متوقع برتاؤ پر مبنی رول ہوتا ہے اور سماج میں اس کے فرائض کو تفویض کیا جاتا ہے۔ تفاعلی تفریق کے درمیان باہمی انحصار اور باہمی تعلقات انسانی سماج میں نظم قائم رکھنے میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4۔ انسانی سماج کی اہم خصوصیات کیا ہیں ؟

____

____

6.6 انسانی سماج کے تفاعلی شرائط

ذیل میں انسانی سماج کے تفاعلی شرائط کا جائزہ لیا گیا ہے۔

6.6.1 طبعی ضروریات کی تسکین

انسانی سماج نہ صرف افراد کی بنیادی ضروریات جیسے روٹی کپڑا اور مکان کی تکمیل کرتا ہے بلکہ یہ بیماریوں، داخلی سماج کو لاحق خطرات اور خارجی جارحیت سے بھی افراد کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ سماج بچوں کی خصوصی نگہداشت، ضعیف اور بیمار افراد کی مناسب دیکھ بھال کے ذریعہ انہیں کارکردگی کے قابل بناتا ہے۔ سماج ہر انسان کی جسمانی ضروریات کو اس کے خارجی طبعی ماحول کے مطابق بناتا ہے۔

6.6.2 نئے افراد کا مسلسل ردو بدل

سماج کی بقا کے لیے نئے افراد کی بھرتی ضروری ہے ۔ بعض اوقات نئے افراد دیگر سماجوں سے نقل پذیری یا فتوحات کی وجہ سے سماج میں آتے ہیں۔ سماج کے افراد بذریعہ تولید اس سماج کے رکن بنتے ہیں۔ اس کے بناء کوئی بھی سماج ہمیشہ برقرار نہیں رہ سکتا۔

6.6.3 موزوں ذرائع ترسیل کی فراہمی

انسانی سماج کی اہم تفاعلی شرط، اس کے افراد کو مناسب ذرائع ترسیل کی فراہمی ہے ۔ روزمرہ کی سماجی زندگی اور سماجی نظام کا ارتباط مناسب مواصلاتی اور حمل و نقل کی سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ سکتا ہے ۔ علاقائی ترسیل انسان کی اولین ضرورت ہے اور اس طرح سماج کی برقراری کے لیے بڑے پیمانے پر مواصلات کا جال ہونا ضروری ہے ۔

6.6.4 سماجی نظام کی برقراری اور تسلسل

حیوانی سماج میں سماجی نظم تولیدی بناء پر قائم رہتا ہے لیکن انسانی سماج میں صورت حال بالکل مختلف ہے ۔ بچہ اس دنیا میں چند موروثی صلاحیتیں لے کر آتا ہے ۔ سماج کے عام طور پر طریقے سیکھتا ہے ۔ وہ اپنی جبلی صلاحیتوں کے حدود میں کہیں بھی کسی بھی انسانی برتاؤ کے نمونے سیکھ سکتا ہے ۔ اس طرح انسانی سماجی نظام کے تسلسل کا انحصار برتاوی نمونوں کی برقراری کے لیے صرف موروثی بنیادوں پر نہیں ہے ۔ اس کا مکمل انحصار اکتساب پر ہے ۔ سماجی معیارات کو سیکھنے کے ساتھ ساتھ افراد کا برتاؤ ان معیارات کے مطابق ہونا چاہیے ۔ یہ تمام کام سماجیت کے طریق کے ذریعہ انجام پاتے ہیں جو نئے افراد کی تربیت کرتے ہیں ۔ انسانی سماج میں سماجی نظام کے تسلسل کا مسئلہ صرف اکتساب کے ذریعہ یہ دیکھے بغیر کہ نئے افراد سماجی طریقے سیکھتے ہیں یا نہیں، حل نہیں ہوسکتا۔ اکتساب کے مختلف نمونوں کو ہم سماجیت کہتے ہیں اور سماجیت انسانی سماج کا اہم عمل ہے ۔

سماجی کنٹرول سے مراد وہ طریقے اور ذرائع ہیں جن کے ذریعہ سماجی نظام میں معیارات کا نظام برقرار رکھ سکتے ہیں ۔ سماجی معیارات کو اپنانے کے بعد ہی سماجی کنٹرول قائم ہوسکتا ہے ۔ کیونکہ معیارات اکتسابی برتاؤ کے نمونے ہیں اس لیے اکتساب کی برقراری کے لئے ان کا اطلاق ضروری ہے ۔ بدلتے حالات کے ساتھ ساتھ نئے معیارات قائم کرلیے جاتے ہیں جن کو اپنانا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے ۔

6.6.5 معنی اور مقصد کی برقراری

حیوانی سماج کے برعکس، ایک ترقی پسند انسانی سماج اپنے افراد کو بامعنی اور بامقصد بنانے پر اپنی توجہ صرف کرتا ہے کیونکہ اس کے بغیر سماجی تحریکات بے جان ہوجاتی ہیں ۔ ہر سماج کی ایک آئیڈیالوجی ہوتی ہے جو اس کے افراد کو اپنی اہمیت بتاتی ہے لیکن ہمارا مشاہدہ ہے کہ افراد کی معنویت کا انحصار اقدار اور مقاصد پر ہوتا ہے جو کم تر کو اعلا تر بناتے ہیں ۔ یہ نہ صرف اس فرد سے متعلق ہی صحیح نہیں جو روایتی مذہب پر ایقان رکھتا ہے بلکہ اس سائنسداں کے متعلق بھی ہے جو تمام مذاہب کو نظرانداز کرتا ہے اور مستقبل میں انسانی بھلائی کے لیے

سائنسی طریقہ کی اہمیت پر زیادہ ایقان رکھتا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

5. انسانی سماج کی تفاعلی شرائط کیا ہیں ؟

____

____

____

6.7 انسانی اور حیوانی سماج میں فرق

انسانی اور حیوانی سماج کی کچھ مشترکہ خصوصیات ہوتی ہیں ۔ لیکن ان دونوں میں فرق بھی پایا جاتا ہے ۔ انسانی سماج کی بنیادیں صفات کے اعتبار سے حیوانی سماج سے مختلف ہوتی ہیں ۔ حیوانی سماج کا انحصار جبلت ، جسمانی فرق اور ظاہری اعمال کی راست نقل پر ہوتا ہے ۔ انسانی سماج میں کچھ حد تک ان میں سے آخری دو کا استعمال ہوتا ہے لیکن علاماتی ترسیل کا اضافہ کرتے ہوئے اکتساب میں اضافہ کرتا ہے ۔ اکثر جانور تنہا زندگی گزارتے ہیں ان میں سے چند ہی سماجی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں ۔اس کے برخلاف تقریبا تمام انسان سماجی نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ اگرچہ انسانی سماج کاانحصار مشترکہ عقائد ، خاص کر یہ عقیدہ کہ تمام افراد کی ایک تقدیر ہوتی ہے ۔ ان میں سماجی کنٹرول کی نوعیت بھی جدا ہے ان کا برتاؤ اخلاقی قوانین کے زیر اثرہوتا ہے اگر مطابقت استحکام اور یکجہتی ضروری ہیں تو انسان اس بات کی کبھی امید نہیں رکھ سکتا کہ وہ سماجی حشرات کے کارناموں کی برابری کرے گا ۔ غیر سماجی جذبات کو ختم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ۔ ان میں ایک پیچیدہ تقسیم کار کا نظام پایا جاتا ہے ۔ کچھ لوگ مدافعت میں مصروف رہتے ہیں اور کچھ لوگ ضروریات کی تکمیل میں مصروف رہتے ہیں ۔ مثلا غذا جمع کرنا یا بچوں کی دیکھ بھال کرنا بہرحال یہ سب کے سب سماج کے لیے کام کرتے ہیں ۔ ان کا تقسیم کار اکتسابی نوعیت کا نہیں ہوتا بلکہ اس کا انحصار حیاتیاتی خصوصیات پر ہوتا ہے ۔ ان کے سماج ، سماجی ارتقاء کی بجائے جیسا کہ انسانی سماج میں ہوتا ہے صرف حیاتیاتی ارتقاء کا نتیجہ ہوتے ہیں ۔ انسان کا تقسیم کار ،اس کے جنسی تعلقات اس کا تسلط اور فرمانبرداری کے برتاؤ جسمانی فرق کے بجائے زیادہ تر سماجی ورثہ کے زیر اثر ہوتے ہیں ۔ انسانی سماج بنیادی طور پر پیچیدہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اس کی اپنی ایک حرکیاتی صفت بھی ہوتی ہے ۔ حیوانی سماج میں ایسا نہیں ہوتا ہماری سماجی زندگی باشعور ، بامقصد اور معیاری ہوتی ہے ۔ ان کی سماجی تنظیموں کی ایک اچھی میکانیت ہوتی ہے ۔اس کے علاوہ ہر انسانی سماج کا ایک منفرد تمدن ہوتا ہے ۔ انسان ایک مادی ، روحانی اور سماجی زندگی گزارتا ہے جو جانوروں کے لئے ناقابل تصور ہے

6.8 خلاصہ

سماجیات کی سب سے اہم اصطلاح سماج ہے ۔ اسی لیے ابتدا میں انسانی سماج کے تصور کو مختلف زاویوں سے زیر بحث لایا گیا ۔ سماج ، ماحول ، توارث ، آبادی اور سماجی و تمدنی تنظیم کو مختصرا سمجھایا گیا کیونکہ یہ سماج کی بنیادیں ہیں ۔ اس کے علاوہ سماج کی خصوصیات اور فرائض

B. NO. 010

کی تقسیم کرتے ہوئے انسانی سماج کا سماجیاتی جائزہ لیا گیا۔ اور آخر میں انسانی اور حیوانی سماج میں فرق بتایا گیا۔

6.9 کلیدی الفاظ

انسانی سماج : یہ افراد کا مجموعہ ہوتا ہے جن کی مشترکہ شناخت ہوتی ہے اور باقاعدگی سے ان شرائط کی تکمیل کرتے ہیں جو افراد کے مل جل کر رہنے کے لئے ضروری ہیں۔

تمدن : تمدن وہ پیچیدہ نظام ہے جس میں علم، عقیدہ، آرٹ، اصول، قانونی رسومات اور ایسی دیگر صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جسے فرد سماج کے ایک رکن کی حیثیت سے حاصل کرتا ہے۔

سماجی کنٹرول : وہ طریقے اور ذرائع ہیں جن کی وجہ سے کوئی بھی اقداری اور معیاری سماجی نظام برقرار رہتا ہے۔

6.10 سفارش کردہ کتابیں

1. Green : Human Sociology
2. Ian Robertson : Introductory Sociology
3. Bierstedt R. : The Social Order
4. Mac Iver & Page : Society
5. Harry M. Johnson : Sociology : A Systematic Introduction
6. Sutherland R.L. : Introductory Sociology

6.11 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے۔

1۔ انسانی سماج کی تعریف کیجیے اور سماجی زندگی کے فائدے بتلایئے۔

2۔ انسانی سماج کی خصوصیات کو مختصراً سمجھایئے۔

3۔ انسانی سماج کی تفاعلی شرائط بیان کیجیے۔

B. NO. 010

II۔ مندرجہ ذیل ہر سول کا جواب 10 سطروں میں دیجیے۔

1۔ انسانی سماج اور حیوانی سماج میں کیا فرق ہے ؟

2۔ انسانی سماج کی برقراری میں غیر سماجی حالات کا کیا رول ہوتا ہے ؟ بتلایئے

6.12 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ انسانی سماج افراد کا مجموعہ ہے جن کی مشترکہ شناخت ہوتی ہے اور باقدہ طور پر ان شرائط کی تکمیل کرتے ہیں جو افراد کے مل جل کر رہنے کے لیے ضروری ہیں۔

2۔ سماجی زندگی کے فائدے یہ ہیں۔

1۔ داخلی اور خارجی جارحیت سے تحفظ

2۔ سماجی زندگی سماجی تعلقات کا جال ہے جو فرد کے وجود اور اس کی ضروریات کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔

3۔ سماجی زندگی تقسیم کار اور فرائض میں مہارت کو یقینی بناتی ہے۔

4۔ سماجی زندگی تولیدی فرائض کے علاوہ بچوں کی دیکھ بھال اور نگہداشت کرتی ہے۔

5۔ سماجی زندگی اکتسابی ہوتی ہے۔

3۔ غیر سماجی عوامل جو سماج کے وجود کو برقرار رکھتے ہیں وہ یہ ہیں۔

1۔ جغرافیائی عوامل۔

2۔ حیاتیاتی عوامل

3۔ آبادیاتی عوامل

4۔ سماجی و تمدنی عوامل

4۔ انسانی سماج کی خصوصیات یہ ہیں۔

1۔ آبادیاتی پہلو

2۔ مشترک جغرافیائی علاقہ

3۔ مختلف النوع بین عمل

4۔ استحکام کا احساس

5۔ تمدن

6۔ سماجی تنظیم

7۔ اداروں کا نظام

8۔ تفاعلی تفریق

5۔ انسانی سماج کی تفاعلی شرائط یہ ہیں
1۔ جسمانی ضروریات کی تسکین
2۔ نئے افراد کا مسلسل رد و بدل
3۔ موزوں ذرائع ترسیل کی فراہمی
4۔ سماجی نظام کی برقراری۔

مترجم : جناب محمد عبدالعلیم

اکائی 7 سماجی ڈھانچہ ۔ معیارات، اقدار، رول، ادارے اور ادارہ بندی کا طریقہ

ساخت

7.0 مقاصد
7.1 تمہید
7.2 سماجی معیارات کی نوعیت
7.3 سماجی معیارات کے اقسام
7.3.1 لوک طریقے
7.3.2 اصول
7.3.3 اقدار
7.3.4 فیصلے
7.4 معیارات کی تعمیل کے اسباب
7.4.1 اصولیاتی تلقین
7.4.2 عادت پڑنا
7.4.3 افادیت
7.4.4 گروہی شناخت
7.5 حیثیت اور رول
7.5.1 حیثیت کی قسمیں
7.6 ادارے
7.7 اداروں کی خصوصیات
7.7.1 اقدار کی تشکیل
7.7.2 تصورات اور خیالات
7.7.3 معیارات
7.7.4 رجحانات، عادات اور رول
7.7.5 رسومات اور تقریبات
7.7.6 علاماتی اور افادی طریقے
7.8 ادارہ بندی کا طریق
7.9 خلاصہ

7.10 کلیدی الفاظ

7.11 سفارش کردہ کتابیں

7.12 نمونہ امتحانی سوالات

17.3 اپنی معلومات کی جانچ۔ نمونہ جوابات

7.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو سماجی ڈھانچہ کے عناصر، اصول اور اقدار، حیثیت و رول اور اداروں سے واقف کروانا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- سماجی ڈھانچہ کے اجزاء کی شناخت کرسکیں
- ادارہ بندی کے طریق کی وضاحت کرسکیں۔

7.1 تمہید

پچھلے یونٹ میں ہم انسانی سماج کی نوعیت، خصوصیات اور اس کے فرائض سے واقف ہوچکے ہیں۔ یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ ہر سماج کا ایک ڈھانچہ، ایک تنظیم اور اس کے فرائض ہوتے ہیں۔ ہر ڈھانچہ اپنے اجزاء کے مابین متعینہ تعلقات پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک سماجی ڈھانچہ بھی ان اجزاء اور عناصر پر مشتمل ہوتا ہے جو واضح طور پر آپسی تعلقات پر مبنی ہوتے ہیں۔ انسانی سماج کے ڈھانچہ کے عناصر یہ ہیں۔ معیارات، حیثیت رول، اقدار، طاقت۔ اقتدار، گروہ، کمیونٹی اور ادارے۔ ڈھانچہ کے مختلف اجزاء اور عناصر سماج کے افراد کی مختلف ضروریات کی تکمیل کے مقاصد کے حصول یا فرائض کی انجام دہی کے لیے تشکیل پاتے ہیں۔ یہی سماجی ڈھانچہ کے فرائض میں شامل ہیں۔ اس اکائی میں آپ ڈھانچہ کے عناصر کے بارے میں مزید واقفیت حاصل کریں گے۔

7.2 سماجی معیارات کی نوعیت Nature of Social Norms

سماجیات داں معیارات (Norms) کا مطالعہ کرتے ہیں جو سماجی ڈھانچہ کے لیے اساسی نوعیت رکھتے ہیں۔ معیارات وہ قاعدے اور قوانین ہوتے ہیں جو سماج میں افراد کے برتاؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ معیارات سماجی توقعات ہوتے ہیں۔ یہ معیار ہی ہوتا ہے جس کی توقعات کے مطابق ہم صحیح یا غلط کی جانچ کرتے ہیں۔ یہ ایک تمدنی نمونہ ہوتا ہے جو سماج میں ہمارے کردار کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ کارکردگی کا ایک نمونہ ہے، وہ راستہ ہے جسے ہمارے سماج نے متعین کیا ہے۔ سماجی معیارات سماجی کنٹرول کا ایک اہم آلہ ہے۔ ان کے بغیر سماج اور سماجی زندگی کا تصور ممکن نہیں ہے۔ معیارات کی ترسیل سماجیت کے ذریعہ ہر فرد تک ہوتی ہے۔ مختصر یہ کہ معیارات زندگی گزارنے کے طریقے ہیں۔ معیارات کے بغیر افراد کے مابین سماجی تعلقات میں افراتفری پھیل جاتی ہے۔ یہ معیارات ہی ہیں جو سماجی زندگی کو نظم اور

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34 IMC LIBRARY

استحکام عطا کرتے ہیں۔

معیارات ہدایت، تلقین اور ممانعت کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں ۔یعنی معیارات بعض اعمال کو کرنے کی تلقین کرتے ہیں تو بعض اعمال سے روکتے ہیں۔ ہم سماج میں کپڑے پہنتے ہیں۔ برہنہ گھومنے کی ممانعت ہے ۔ہم گاڑیوں کو سڑک کے بائیں جانب چلاتے ہیں اور لال روشنی میں گاڑیوں کو روکتے ہیں۔ اکثر متعینہ اور ممنوعہ ہدایات کی روشنی میں کسی طریقہ پر عمل کی اجازت یا امتناع ہوتا ہے ۔ اور بعض اوقات کسی عمل کو کرنے سے گریز کی بھی ہدایت ہوتی ہے ۔

سماجی معیارات کے دو حصے ہوتے ہیں یعنی مقاصد اور ذرائع ۔ افراد کو چاہئے کہ وہ جائز اور سماج کے مروجہ ذرائع سے مقاصد کو حاصل کریں ۔ بعض اوقات ایک فرد مقصد کو حاصل کرتا ہے مگر اس کے حصول کے لیے جائز اور مسلمہ طریقہ کار استعمال نہیں کرتا ۔ مثال کے طور پر ایک طالب علم جو کالج کی ڈگری حاصل کرنا چاہتا ہے مگر مقصد براری کے لئے مروجہ طریقوں کو نہیں اپناتا جیسے جماعتوں میں حاضری اور مقررہ نمبرات حاصل کرنا اس لئے معیارات یا اصول وہ معیارات ہوتے ہیں جو فرد یا گروہ کے برتاؤ کا اقداری اندازہ لگاتے ہیں ۔ یہ تمدن کے بہترین عکس ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1 انسانی سماج کے ڈھانچہ کے عناصر کیا ہیں ؟

____

____

2 سماجی معیارات کیا ہیں

____

____

7.3 سماجی معیارات کے اقسام Types of Social Norms

سماجیات دانوں نے متعدد اقسام کے معیارات کی نشاندہی کی ہے ۔ جو سماج میں ایک معیاری اور اقداری نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔

7.3.1 لوک طریقے Folkways

لوک طریقوں کے لفظی معنی عوامی طریقے ہیں ۔ وہ طریقے جنہیں عوام اپنی ضروریات کی تکمیل، باہمی ارتباط اور زندگی کے طرز عمل کے لئے اپناتے ہیں ۔ یہ اصطلاح امریکن سماجیات داں ولیم گراہم سمنر نے وضع کی تھی ۔ لوک طریقے وہ معیارات ہیں جو ہمارے سماجی رواج کے مطابق پائے جاتے ہیں ۔ لوک طریقوں سے مطابقت پیدا کرنا نہ قانونی دائرہ کار میں ہے اور نہ ہی کوئی سماجی ایجنسی اس کو نافذ کرواتی ہے ۔ باالفاظ دیگر، لوک طریقوں سے انحراف پر کوئی سزا کا تصور نہیں ہے ۔ صبح میں ناشتہ کرنا، بزرگوں کا احترام کرنا، بستر پر سونا وغیرہ یہ سب

لوک طریقوں کی مثالیں ہیں۔

سماجیات میں جن دو قسم کے لوک طریقوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ رسومات اور فیشن ہیں۔ رسومات ایسے لوک طریقے ہیں جو سماج میں نسبتاً مستقل پائے جاتے ہیں۔ یہ وہ اعمال ہیں جو آہستہ آہستہ مسلمہ طرزِ کے برتاؤ کا تعین کرتے ہیں اور ان کو گروہی پشت پناہی حاصل ہوتی ہے۔ مخصوص عیدین کی تعطیلات، مخصوص رسومات کی پابجائی وغیرہ لوک طریقوں کی مثالیں ہیں رسومات (Customs) تبدیلی کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اس لئے یہ فیشن سے مختلف ہوتے ہیں۔ فیشن میں وہ اعمال شریک ہیں جو تیز رفتار تبدیلی سے عبارت ہوتے ہیں۔ کپڑوں کے انداز میں تیز رفتار تبدیلی بالوں کے اسٹائیل میں تبدیلی وغیرہ ہماری زندگی کی مسلمہ خصوصیات بن گئی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

1 لوک طریقے کی اصطلاح کس نے وضع کی۔

---

2 لوک طریقوں کی مختلف اقسام کیا ہیں

7.3.2 اصول Mores

اصول یعنی (Mores) کی اصطلاح بھی ولیم گراہم سمنر نے وضع کی تھی۔ یہ ایک لاطینی لفظ ہے جو رسومات اور کردار یا اطوار کا مرادفہ ہے لیکن ہم اس کو یہاں اخلاق کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہم کسی سماج کو بااخلاق اسکے اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہیں گے اور یہی اقداری اور معیاری نظام کی بنیاد ہیں۔ اصول (Mores) معیارات کا وہ خاص مجموعہ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ اس سماج کے افراد باشعور ہوتے ہیں اور یہ گروہی بھلائی کے لیے لازمی ہوتے ہیں۔ ہم معیارات کی خلاف ورزی نہیں کرسکتے کیونکہ یہ عملی لوازمات ہوتے ہیں۔ ان کی خلاف ورزی منفی فیصلوں اور تشدد سے وابستہ ہے۔ اصول، لوک طریقوں سے معنوی اعتبار سے جدا ہوتے ہیں۔ اخلاق کردار رسمی کردار سے الگ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ ہمارا سماج مطابقت کو نافذ کرنے والی کسی مسلمہ ایجنسیوں کے بغیر ہی اصولوں سے مطابقت چاہتا ہے۔ اصول وہ سماجی رواج ہیں جس میں ہم سب غیر شعوری طور پر حصہ لیتے ہیں۔ موجودہ عادات جیسے اوقات کار، اوقات طعام، خاندانی زندگی اور شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے دیگر پہلو بھی انہی رواجوں کے تحت آتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اصول ہمیں ڈسپلین کی تربیت دیتے ہیں۔

سمر (Summer) کے مطابق اصول وہ معیارات ہیں جو روایتوں کا اثبات کرتے ہیں اور سماج میں مسلمہ حیثیت رکھتے ہیں کیوں کہ یہ سماجی حقائق کا رتبہ رکھتے ہیں اور ان کو کوئی چیلنج نہیں کرتا اور نہ ہی موضوع بحث بنتے ہیں۔ اصول بنیادی طور پر روایتی نوعیت کے ہوتے ہیں اور اپنی موجودہ حالت میں ہی برقرار رہتے ہیں اور عرصۂ دراز تک اپنے غیر تبدیل شدہ برتاؤ کے موقف کو برقرار رکھتے ہیں۔ اصولوں کی یہ روایتی نوعیت عصری دنیا میں مسئلہ کھڑا کرتی ہے کیونکہ تبدیل پذیر حالات میں یہ اپنی قدر اور معنویت کھودیتے ہیں۔ اصول جو کسی مخصوص وقت اور مقام کے مطابق ہوتے ہیں اور یہی اصول دوسرے وقت اور مقام کے مطابق غیر متعلق اور فرسودہ ہوجاتے ہیں اصول مختلف قسم کے ہوتے ہیں جن کی دو اہم قسمیں رواج اور قانون ہیں۔ رواج (Conventions) کے طریقے مخصوص سماجی حالات میں نسبتاً غیر تغیر پذیر

NO. 010

ہوتے ہیں۔ قانون اور رواج کے مابین جواہم فرق ہے وہ یہ کہ قانون کی خلاف ورزی قانونی اختیارات کے تحت قابل سزا ہے اور رواج کی خلاف ورزی کو گروہ کا ناپسندیدہ عمل قرار دیاجاتا ہے اور بعض اوقات سماجی بائیکاٹ کیاجاتا ہے جو کبھی کبھی قانونی سزا سے زیادہ پراثر ہوسکتا ہے۔

قوانین وہ قواعدوضوابط ہیں جن کو سیاسی اقتدار رکھنے والے تدوین کرتے ہیں اور حکومت کی مشنری کے ذریعہ نافذ کرواتے ہیں۔ عام طور پر قوانین باضابطہ اورقانونی اصول ہوتے ہیں۔ مثلاً چوری اور قتل کے خلاف قوانین۔ لوک طریقوں اور اصول کے ساتھ ساتھ ہر سماج کے اپنے قوانین ہوتے ہیں۔ قوانین کی رسمی طور پر قانون سازی کی جاتی ہے اور ان کو ضبط تحریر میں لایا جاتا ہے۔ قوانین کی قانون سازی مقننہ کرتی ہے۔ ان کی تفہیم عدالتیں کرتی ہیں اور پولس نافذ کرواتی ہے۔

اصول، لوک طریقوں اور قوانین میں کم فرق ہوتا ہے۔ یہاں پر سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ سب معیارات ہیں اور یہ سب مل کر سماج میں ایک معیاری نظام کی تشکیل کرتے ہیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھناضروری ہے کہ معیارات چاہے وہ زیادہ اہمیت کے حامل معاملات ہوں یا کم اہمیت کے معاملات یا پھر نمایاں ہوں یا غیر نمایاں ان کی نوعیت جداگانہ ہوتی ہے۔

7.3.3 اقدار (Values)

اقدار، پسندیدہ خیالات ہیں۔ اقدار (Values) اور معیارات میں فرق ہے۔ متعلق معیارات برتاؤ کے طور طریقے اور قواعد ہیں جبکہ اقدار عام معیارات ہیں جو مخصوص حالات میں کچھ حد تک آزادانہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ یہ سمجھنے کیلئے یہ مثال دیجاتی ہے۔ یہ خیال کہ جمہوریت ایک پسندیدہ طرز حکومت ہے، اقدار ہیں۔ وہ قواعد جنکے تحت ایک جمہوری سماج فرائض انجام دیتا ہے، معیارات ہیں اقدار وہ ترجیحات ہیں جولازمی ہوتے ہیں۔ اور عام طور سے یہ عقائد سے ماخوذ ہوتے ہیں۔ اقدار وہ مقاصد ہیں جو معیارات کو تمدنی اعتبار سے بامعنی بناتے ہیں کیونکہ زندگی ایک قدر ہے اس لئے معیارات، زندگی کی بقاء کو یقینی بناتے ہیں کیونکہ چھوٹے بچوں کی اہمیت ہوتی ہے۔ اس لئے خاندان کے افرادان کی کافی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

7.3.4 فیصلے (Sanctions)

فیصلے ،معیارات کے حامی ہوتے ہیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں سزا ملتی ہے اور جولوگ تعمیل کرتے ہیں وہ انعام کے حقدار قرار پاتے ہیں۔ تردید یاناپسندیدگی کے اظہار کے کئی نازک طریقے ہوتے ہیں جس کی سزائیں معمولی منہ چڑھانے سے لے کر سرکاری سزا تک شامل ہے اس کے برخلاف پسندیدگی کا اظہار مسکراہٹ سے لے کر بڑے سے بڑے اعزاز کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ فیصلے معیارات سے بالکل مختلف ہوتے ہیں یہ سب خطاکار فرد کو گروہ سے علاحدہ کرتے ہیں اور اسے تنہا کردیتے ہیں۔ لیکن ہم کو یہ نتیجہ نہیں اخذ کرنا چاہیے کہ معیارات لوک طریقوں سے زیادہ سخت ہوتے ہیں یا قوانین لوک طریقوں یا اصولوں سے زیادہ سخت گیر ہوتے ہیں۔ منفی فیصلے لوک طریقوں سے قوانین تک ہوتے ہیں لیکن شدید سختی کبھی بھی استحکام کی جانب نہیں لے جاتی۔ اس سے ہٹ کر ایک چھوٹا سا جرمانہ تضحیک سے زیادہ شدید نہیں ہوتا۔

NO. 010

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

خالی جگہوں کو پر کرو

5۔ ____________ اور ____________ دو اہم اصول ہیں۔

6۔ معیارات مختصر ____________ جبکہ اقدار عموی ____________ ہیں۔

7.4 معیارات کی تعمیل کے اسباب

ہم دیکھ چکے ہیں کہ سماج ،جوافراد کی نمائندگی کرتا ہے اس بات پر دباؤ ڈالتا ہے کہ ہم معیارات سے مطابقت پیدا کریں ۔ انعام کی امید اور سزا کا خوف ہی وہ سب اسباب نہیں جو معیارات کی تعمیل کرواتے ہیں بلکہ خوشگوار اور ناخوشگوار فیصلوں کی وجہ سے بھی ایسا ہوتا ہے ۔ رابرٹ بیرسٹڈ (Robert Bierstedt) نے مطابقت کے اور بھی اسباب بتائے ہیں جن سے ذیل میں بحث کی گئی ہے ۔

7.4.1 اصولیاتی تلقین (Indoctrination)

ہم معیارات سے مطابقت اس لئے پیدا کرتے ہیں کہ ہمیں ایسا کرنے کی تلقین کی گئی ہے ۔ بچپن ہی سے ان کی تعمیل کی تلقین دیجاتی ہے ۔ مثلاً دن کے مخصوص اوقات میں ہم اپنی غذالیتے ہیں ۔ بزرگوں سے احترام سے مخاطب ہوتے ہیں ۔ بائیں سے دائیں لکھنے پڑھنے کی ھدایت وغیرہ ۔ بچہ کی سماجیت سماجی معیارات کو سیکھنے کا طریقہ ہے ۔ اس کے بعد یہ معیارات صحیح اور مناسب نظر آتے ہیں ۔ یہ تلقین کا طریقہ کار ، مسلسل طریق ہے جو ہماری زندگی کی ابتداء سے جڑا ہوتا ہے ۔

7.4.2 عادت پڑنا (Habituation)

معیارات سے ہم اس لیے بھی مطابقت پیدا کرتے ہیں کیوں کہ ہم اس کے عادی بن جاتے ہیں روایتی طور طریقے ہماری زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں ۔ آدمی جب کسی عمل کا عادی بن جاتا ہے تو وہ خود بخود اس کو انجام دیتا ہے ۔ کسی بھی چیز کا عادی بننے سے معیارات کا دوبارہ نفاذ عمل میں آتا ہے اور باقاعدہ مطابقت پیدا ہوتی ہے ۔

7.4.3 افادیت (Utility)

معیارات کی افادیت کی واقفیت کی وجہ سے بھی ہم ان سے مطابقت پیدا کرلیتے ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ معیارات ہمارے لیے فائدہ مند ہیں اور یہ دیگر افراد سے بہتر مفادات کی تکمیل کے لیے بین عمل کا ذریعہ بنتے ہیں ۔ مثلاً اگر کسی ڈرامہ کے محدود ٹکٹ ہیں تو ان کو جو پہلے خریدنے کے لئے آئیں تو ان کو بیچنا چاہیے ایسا طریقہ کار ہر ایک کے لیے سودمند ہوتا ہے ۔

7.4.4 گروہی شناخت Group Identification

معیارات سے مطابقت ہی گروہی شناخت کا ذریعہ بنتی ہے ۔ ہم اپنے ہی گروہ کے معیارات کی تعمیل کرتے ہیں نہ کہ دیگر گروہ کے معیارات کی ۔ اس طرح کی مطابقت اور تعمیل سے ہم اپنے آپ کو اس گروہ سے جوڑ لیتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

7۔ معیارات کی تعمیل کے کیا اسباب ہیں ۔

7.5 حیثیت اور رول Status and Role

حیثیت اور رول کی اصطلاحات سماجی علوم میں اور خاص کر سماجیات میں بہت اہمیت اختیار کر گئی ہیں ۔ حیثیت سماج یا گروہ میں کسی فرد کا پوزیشن یا رتبہ ہے ۔ لنٹن (Linton) کے الفاظ میں حیثیت سے مراد کسی فرد کا وہ مقام ہے جو کسی مخصوص نظام میں مخصوص وقت پر اسے حاصل ہوتا ہے ۔ ہر سماج اور ہر گروہ میں کئی سماجی حیثیتیں ہوتی ہیں اور اسی طرح ہر فرد کی بھی کئی حیثیتیں ہوتی ہیں ۔ دوسری طرف رول حیثیت کا ایک حرکیاتی پہلو ہوتا ہے ۔ سماجی رول فرد کے اس برتاؤ کے ان اکتسابی طریقوں پر مشتمل ہوتا ہے جو وہ مخصوص سماجی حالتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے مخصوص گروہوں کی توقعات کو پورا کرنا چاہتا ہے ۔ حیثیتیں حاصل ہوتی ہیں جب کہ رول ادا کئے جاتے ہیں ۔ رول سے مراد ایک فرد کی حیثیت سے متعلقہ ذمہ داریوں کی تکمیل کرنا ہے ۔ رول وہ ہے جو ایک فرد اپنے رتبہ کے مطابق اس کی انجام دہی میں مصروف رہتا ہے ۔ یہ بات واضح ہے کہ ایک ہی حیثیت میں مختلف افراد، مختلف کام کرتے ہیں اور یہ رول کی وجہ سے ہم اس فرق کا جائزہ لیتے ہیں ۔ اس کی مثال ایسی ہے ۔ کسی یونیورسٹی کی وائس چانسلری ایک حیثیت یا Status ہے اس سے متعلقہ کئی معیارات ہیں ۔ جو آدمی اس پوزیشن پر مامور رہتا ہے اس کی کئی ذمہ داریاں اور فرائض ہوتے ہیں ۔ اور اس کی وجہ سے اس کو کئی مراعات اور مراتب بھی حاصل ہوتے ہیں ۔ یہ تمام اس کے آفس یا پوزیشن سے وابستہ ہیں نہ کہ فرد کی شخصیت سے ۔ افراد آتے اور جاتے ہیں مگر پوزیشن وہیں باقی رہتی ہے ۔ مختلف امیدوار جو اس پوزیشن کے حامل ہوتے ہیں اپنے فرائض کو اپنے انداز میں ادا کرتے ہیں ۔ اگرچہ حیثیت یا پوزیشن وہی رہی ہے مگر رول کئی تبدیلیوں سے عبارت ہوتا ہے ۔

مختصر یہ کہ حیثیت ایک سماجی تصور ہے ۔ دوسری طرف رول کے تصور کا تعلق سماجی نفسیات سے ہے ۔ دونوں حرکیاتی نوعیت کے ہوتے ہیں اور مسلسل تبدیل پذیر ہوتے رہتے ہیں ۔ حیثیت اس سے وابستہ معیارات کو تبدیل کرتی ہے جب کہ رول برتنے امیدوار سے وابستہ حیثیت کے مطابق بدلتے رہتے ہیں ۔ سماجی زندگی میں حیثیت تمدنی عنصر ہوتی ہے جب کہ رول صرف برتاوی نوعیت کا ہوتا ہے ۔ سماجیات کی زبان میں ہم یہ کہتے ہیں کہ حیثیت کا ایک ادارتی رول ہے ۔ رول سماج میں باقاعدہ ، معیاری اور رسمی طرز کے ہوتے ہیں ۔

حیثیت بشمول معیارات کے سماجی تعلقات میں نظم، قیاس آرائی اور سماجی تعلقات میں امکانات عطا کرتی ہے۔

اگر چہ حیثیت اور رول عام طور پر یکجا پائے جاتے ہیں اسی لیے حیثیت کا رول کے بغیر اور رول کا حیثیت کے بغیر تصور ممکن نہیں ہے۔ رول کے بنا حیثیت کسی بھی تنظیم میں نامکمل پوزیشن سمجھی جاتی ہے۔ جب کوئی صدر مملکت دوران عہدہ انتقال کرجاتا ہے تو اس کا عہدہ خالی ہوجاتا ہے۔ دوسری طرف بغیر کسی حیثیت یا عہدہ کے بھی رول ادا کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اکثر عورتیں اپنے خاندان میں کوئی بیمار ہو تو اس کی تیمارداری کرتے ہوئے ایک نرس کا رول ادا کرتی ہیں۔ ایک دواخانہ میں نرس ایک "حیثیت" ہے لیکن گھر میں یہ ایک عام رول ہے۔

رول میں باہمی تعاون پایا جاتا ہے۔ یعنی یہ نہ صرف کسی مخصوص حالت میں کسی فرد کا متوقع برتاؤ ہے بلکہ اس میں دوسروں کا برتاؤ بھی شامل ہے۔ ہر فرد ایک ہی وقت میں کئی رول ادا کرتا ہے جیسے باپ کا رول، شوہر کا رول، کلرک کا رول، شہری کا رول وغیرہ۔ وہ مختلف گروہوں اور اداروں میں اپنا موزوں اور متعلقہ رول ادا کرتا ہے۔

فرد، دوران سماجیت دیگر اقدار کے ساتھ ساتھ سماجی رول کی تربیت پاتا ہے جو اس کو معنویت بخشتے ہیں۔ سماجیاتی اعتبار سے شخصیت مختلف رول کا ملاپ ہے جسے وہ سماجی تعلقات کے دوران ادا کرتا ہے۔ ایک آدمی مختلف حالات میں مختلف حیثیتیں رکھ سکتا ہے۔ ایک اسکول کے لڑکے کی حیثیت کھیل کے میدان میں الگ ہوتی ہے۔ کلاس روم میں الگ اور گھر میں الگ۔ ایک بالغ آدمی کی ایک حیثیت مزدور کی ہوتی ہے، ایک باپ کی، ایک کلب ممبر کی اور ایک مندر کو جانے والے کی۔ ایک آدمی بزنس مین کا رول، باپ کا رول اور ساتھی کا رول نبھاتا ہے۔ ہر حیثیت ایک مناسب رول سے وابستہ ہوتی ہے۔

7.5.1 حیثیتوں کے اقسام (Types ofStatuses)

حیثیتیں دو قسم کی ہوتی ہیں انتسابی اور اکتسابی۔ انتسابی حیثیت کی نوعیت پیدائشی ہوتی ہے۔ یہ حیثیت فرد کی ذاتی صلاحیتوں اور امتیازات کے بغیر ہی حاصل ہوجاتی ہے۔ اکتسابی حیثیت کو حاصل کرنے کے لئے فرد کی خاص صلاحیتوں کا کافی دخل ہے اس کی نوعیت کھلی ہوتی ہے جسکو مسابقت اور انفرادی کوششوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جاگیردارانہ اور قدیم سماج میں اکثر حیثیتیں انتسابی نوعیت کی ہوتی تھیں لیکن جمہوری اور جدید صنعتی سماج میں اکتسابی حیثیت کو کافی اہمیت حاصل ہے۔ عمر اور جنس کی حیثیت انتسابی ہے نہ کہ اکتسابی۔ ان حیثیتوں کا تعلق حیاتیاتی عوامل سے ہے اس میں ہمارا کوئی دخل نہیں ہے۔ اسی طرح ایک فرد کو اس کے مقام پیدائش کے متعلق بھی کوئی اختیار نہیں رہتا اس کی علاقائی اور قومی حیثیت انتسابی نوعیت کی ہوتی ہے۔ یقیناً بعد میں ان میں تبدیلیاں آسکتی ہیں لیکن ابتداء میں وہ اپنی اس حیثیت کو نہیں بدل سکتا۔ انتسابی حیثیت کی بہترین مثال ذات کی حیثیت ہے جو اس کو پیدائش کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ دوسری طرف ازدواجی حیثیت، تعلیمی حیثیت کو فرد ذاتی کوششوں سے حاصل کرتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنا چاہیے کہ ایک پیچیدہ سماج میں ہر فرد ایک دن میں کئی حیثیتوں میں نظر آتا ہے اور اس کی پوری زندگی میں اس کی بے شمار حیثیتیں ہوتی ہیں مثال کے طور پر صبح سے شام تک وہ بے شمار حیثیتوں میں نظر آتا ہے جیسے بیٹا، باپ، طالب علم، گاہک، کھلاڑی وغیرہ۔ ان میں سے کچھ انتسابی ہیں اور کچھ اکتسابی۔ حیثیتوں کی ترتیب سلسلہ وار ہونا چاہیے جیسے جوانی سے پہلے بچپن بیوہ سے پہلے بیوی وغیرہ۔

مختصر یہ کہ سماج کی عام کارکردگی کا انحصار مختلف حیثیتوں اور رول پر ہوتا ہے۔ ہر سماج میں مختلف حیثیتوں کی مناسبت سے اس کے

IMO LIBRARY Hyderabad

رول ہوتے ہیں ۔ ان متعینہ رول (Roles) سے گریز کو سماجی انحراف سمجھا جاتا ہے ۔ سماج میں سماجی معیارات کو علاحدہ نہیں کیا جاتا وہ حیثیت اور رتبہ سے وابستہ ہوتے ہیں اور جو افراد متعلقہ رول ادا کرتے ہیں ان کے برتاؤ کی رہنمائی اور کنٹرول کرتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

خالی جگہوں کو پر کرو

8. ____________ سماج یا گروہ کی ایک پوزیشن ہے اور ____________

وہ ہے جو فرد کی حیثیت سے وابستہ رہتا ہے ۔

9. ____________ وہ ہے جو فرد کی ذاتی صلاحیتوں اور امتیازات کے بغیر ہی حاصل ہوجاتی ہیں ۔

7.6 ادارے Institutions

ہر سماجی نظام میں کچھ ایسی سماجی میکانیت پائی جاتی ہے جو افراد کے برتاؤ کی رہنمائی کرتے ہوے اس کی حد بندی کرتی ہے اس کی برقراری سے رد عمل کے رجحانات اور اس قسم کا برتاؤ وجود میں آتا ہے جو تعلقات اور کارکردگی کے مطابق حوصلہ افزائی کرتا ہے ۔ اجازت دیتا ہے ، برداشت کرتا ہے اور ممانعت کرتا ہے ۔ اس میکانیت کو ہم سماجی ادارے کہتے ہیں ۔ ادارے بہت مجرد (abstract) لیکن انتہائی تنظیمی اور فعالی میکانیتیں یا ذرائع ہوتے ہیں جو افراد یا گروہ کے برتاؤ میں ایسی باقاعدگی ، ربط اور نمونے پیدا کرتے ہیں جن سے مقاصد کی تکمیل کرسکے ۔ اس طرح ایک معاشرہ میں افراد سے کہا جاتا ہے کہ کیسے برتاؤ کریں کیا مناسب اور جائز ہے کیا متوقع ہے اور ان کے کیا ممنوعہ اعمال یا سماجی تعلقات ہیں ۔

بنیادی طور پر ادارے ضروری اقدار ، معیارات اور سماجی برتاؤ سے متعلق معاہدات پر مشتمل ہوتے ہیں ۔ ان کی مخصوص شکل متعین ضروریات جیسے ضوابط ، قوانین ، اصول تحریر کردہ اور غیر تحریر کردہ نظریات پر مشتمل ہے ۔ ادارے سماجی طور پر رواج ، اعمال ، تقریبات اور رسومات کی شکل میں رونما ہوتے ہیں ۔ انفرادی طور پر یہ افراد کے رجحانات اور عادات میں پائے جاتے ہیں ۔ اداروں کی ظاہری علامتیں بھی پائی جاتی ہیں جیسے کراس شادی کی انگوٹھیاں اور قومی پرچم یہ سب اس سماج کی روایات قانون اور دستور کے مطابق ہوتی ہیں ۔ بالآخر سماجی روایات ، احساسات اور خیالات قائم رکھتے ہوئے رسمی اور غیر رسمی طور پر کام کرتے ہیں ۔

انجمنوں کے بغیر اداروں کا تصور ممکن نہیں ہے اور اکثر انجمنیں ادارتی طریقوں کے مطابق کام کرتی ہیں یعنی ان کے اعمال سماج اور انجمنوں کے مروجہ طریقوں کے مطابق ہوتے ہیں جبکہ ایک انجمن کا محل وقوع ہوتا ہے اور اداروں کا کوئی محل وقوع نہیں ہوتا ۔ جیسے ایک یونی ورسٹی کا تعلق ، مقام یا جگہ سے ہے جبکہ تعلیم کو اس سے سروکار نہیں ہے ۔ اسی طرح ایک انجمن سے تعلق ممکن ہے لیکن ایک ادارہ سے تعلق ممکن نہیں ۔ مثال کے طور پر ہر ایک فرد چرچ کو جاتا ہے اور ایک خاندان کا ممبر ہوتا ہے ۔ چرچ اور خاندان انجمنیں ہیں جبکہ مذہب اور شادی سماجی ادارے ہیں ۔

ادارے باقاعدہ ، منظم اور رسمی تمدنی نمونے ہوتے ہیں ۔ یہ ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں ۔ یہ اقداری نوعیت رکھتے ہیں اور ان کی

ہدایتیں اس قدر اہمیت کی حامل ہوتی ہیں کہ ہر سماج رسمی طور پر ادارتی برتاؤ کو منظم کرتا ہے وہ تقریبات جن کے ذریعہ مذہب، حکومت، شادی اور دیگر اداروں کے فرائض نمایاں ہوتے ہیں وہ اس رسمی طریق کی تصدیق کرتے ہیں۔ ادارتی طریقوں کی رسمی نوعیت سے ہٹ کر ان کا نظم اور تسلسل بھی اہم ہے۔ اداروں سے متعلقہ افراد ادارتی اعمال کو سیکھتے ہیں اور ان کو اپنی شخصیت کا حصہ بناتے ہیں۔ اس سے مراد اداروں کا تسلسل اور اعمال کی برقراری ہے۔ ادارتی اعمال کا تسلسل، رسومات پر مبنی ہوتا ہے جو ان کی حفاظت کرتا ہے۔ کئی اداروں کا رسوائی برتاؤ ہوتا ہے جیسے عوامی تقریبات، کنوکیشن، قومی پرچم کی حلف برداری تقریب وغیرہ۔ ان رسومات اور تقریبات سے متعلق طریقے اور انداز جو مروجہ ہوتے ہیں۔ ادارے ان کو ایک نسل سے دوسری نسل میں پہنچاتے ہیں۔

اس کے علاوہ ادارے افراد کی حیاتیاتی اور نفسیاتی خواہشات اور محرکات کو مناسب طور پر باضابطہ اور سماج کے مروجہ اصولوں کے مطابق تسکین پہنچاتے ہیں۔ ان میں اہم یہ ہیں۔ لباس مکان، جنسی تسکین تفریحات، صحت تعلیم وغیرہ۔ ان تمام ضروریات کی تکمیل کے لیے افراد کا آپسی اور مشترک تعاون عمل اور کوشش ضروری ہیں۔ تنہا فرد ان کی تکمیل نہیں کرسکتا۔ ادارے ان مسائل کے لئے تیار شدہ اور آزمودہ حل فراہم کرتے ہیں۔

7.7 اداروں کی خصوصیات Characterstics of Institutions

مشہور سماجیات داں ہرٹزلر (Hertzler) نے اداروں کی چھ اہم خصوصیات بتائی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

7.7.1 زیر اثر اقدار کی تشکیل Formation of Underlying Values

اقدار گروہ کے ممبروں کے ماضی اور حال کے مسلسل تجربات کی بنیاد پر وجود میں آتے ہیں اور اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کیا اچھا اور مناسب ہے۔ اس طرح مادی موزونیت سے متعلق معاشی اقدار، سیاسی اقدار، تعلیمی مقاصد وغیرہ ہیں۔ ادارے افراد کے مشترک بنیادی اقدار کو شامل کرتے ہیں اور یہ ان اقدار کے حصول کے اہم ذرائع ہیں۔

7.7.2 تصورات اور خیالات Concepts and Ideas

زیر اثر تصورات اور خیالات اقدار سے وابستہ ہوتے ہیں جو اداروں کے وجود سے متعلق توجیحات اور جواز پیش کرتے ہیں۔ یہ تصورات اداروں سے متعلق فرائض کی تشکیل بھی کرتے ہیں۔ مثلاً تمام تعلیمی اداروں کا تصور اور خیال یہ ہے کہ وہ علم کو باقاعدہ طور پر لوگوں تک پہونچائے۔ جب تصور اور سماجی مقصد کو بیان کیا جاتا ہے تب اسے ہم اس ادارہ کے نظریات کہتے ہیں۔

7.7.3 معیارات Norms

اقدار اور تصورات ٹھوس شکل اختیار کرلیتے ہیں تو انہیں معیارات کہا جاتا ہے۔ یہ برتاؤ کی ضرورتوں کا تعین کرتے ہیں جن کا تعلق خاص حالات سے ہوتا ہے۔ معیارات اداروں کے وہ قواعد ہیں جو رسمی قوانین کی شرائط کو ترتیب دیتے ہیں اور ادارتی برتاؤ کی رہنمائی کرتے

ہیں۔ یہ معیارات ضوابط، قواعد اور قوانین کی شکل میں تشکیل پاتے ہیں۔ ادارے عام طور پر اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ مقررہ حالات میں افراد مخصوص کام کریں یا ان سے احتراز کریں جو ان حالات کا تقاضہ ہوتے ہیں۔

7.7.4 رجحانات، عادات اور رول Attitudes, Habits and Roles

اقداری نمونے، خیالات اور معیارات اور اداروں کے نتیجہ کے طور پر یہ احساسات اور رجحانات سے متعلق ٹھوس ظاہری اور فعال بن جاتے ہیں۔ ادارتی عادتیں رجحانات کی کھلی عکاسی کرتی ہیں ۔ ابتداء ہی سے یہ متعینہ سماجی حالات میں ہمارے فیصلوں پر اثر انداز اور ہماری فکر پر حاوی ہوتے ہیں۔ یہ عادات اور رجحانات افراد کے ادارتی رول میں شامل ہوتے ہیں۔

7.7.5 رسومات اور تقریبات Rituals and Ceremonies

اکثر ادارے رسومات اور تقریبات کو موثر کن طریقہ کار کی حیثیت سے بر قرار رکھتے ہیں۔ یہ ضروری اور اہم سماجی اعمال کی کارکردگی سے متعلق ہدایات اور طریقے تجویز کرتے ہیں۔ یہ اعمال کو عادی بناتے ہیں۔ ان کو باضابطگی عطا کرتے ہیں اور وہ ان کا موازانہ اقتدار جذبات اور روایت سے کرتے ہیں۔

7.7.6 علامتی اور افادی ذرائع Symbolic and Utilitarian Equipment

نتیجہ خیز کارکردگی کے لئے یہ ضروری ہے کہ ادارے مطلوبہ علامتی اور افادی مادی ذرائع رکھتے ہوں جیسے صلیب، عیسائیت کی نشانی ہے ۔ انگوٹھی شادی کی اور جھنڈا ایک قوم کی نشانی؛ ہوتا ہے۔ زمین، عمارت، فرنیچر، جائیداد بھی مادی افادی اشیاء میں شامل ہیں۔ جن میں ہمیں ادارتی اثر نظر آتا ہے۔

7.8 ادارہ بندی کا طریق The Process of Institutionlization

اب ہم ادارہ بندی کے طریق پر غور کریں گے ۔ یہ وہ طریق ہے جس کے ذریعہ مخصوص برتاوی نمونے مصدقہ اور مسلمہ جیسے صحیح اور مناسب حیثیت اختیار کرلیتے ہیں۔ کسی بھی سماج میں یہ ارتقائی طریق جس کو عام مقبولیت حاصل ہوتی ہے ۔ بتدریج وقوع پذیر ہوتا ہے ۔ سماجی معیارات کسی خاص سماجی نظام میں اس وقت ادارتی شکل اختیار کرتے ہیں جب ان میں تین شرطیں پائی جائیں ۔ ۱) عوام کی بڑی تعداد ان معیارات کو قبول اور ان کی تائید کرتی ہے ۔ ۲) اکثر لوگ جو معیارات کو قبول کرتے ہیں وہ اس بارے میں سنجیدہ ہوں اور نفسیاتی طور پر انہیں اختیار کریں اور ۳) معیارات مسلمہ ہوتے ہیں۔

معیارات کے ساتھ ساتھ اداروں کے اقدار مقاصد اور عقائد کو باقاعدہ طور پر قبول کرلینا، اپنانا اور ادارتی شکل اختیار کرلینا چاہئے ۔ ادارتی معیارات، اقدار اور عقائد سے مطابقت افراد کا مروجہ اور نارمل عمل ہے ۔ اس طرح سماج اداروں کے تانے بانے کی مدد سے تشکیل پاتا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

10۔ سماجی میکانیت جو افراد کے برتاؤ کی تعریف رہنمائی اور حد بندی کرتی ہے اسے ________________ کہتے ہیں۔

11۔ صحیح یا غلط لکھیے۔

1۔ ادارے سماجی روایات کے ذریعہ قائم ہوتے ہیں۔

2۔ اداروں کے بناء انجمنوں کا تصور ممکن نہیں ہے۔

3۔ ادارے ادارہ جاتی انداز سے کام کرتے ہیں۔

12۔ اداروں کی اہم خصوصیات بتایئے۔

13۔ آپ کب کہہ سکتے ہیں کہ سماجی نظام میں سماجی معیارات کی ادارہ بندی ہوتی ہے۔

7.9 خلاصہ

اس یونٹ میں ہم سماجی ڈھانچہ کے معنی، سماجی تنظیم کی نوعیت اور سماج کے بنیادی نظم کو زیر بحث لاچکے ہیں۔ سماجی ڈھانچہ کے مخصوص اجزاء جیسے معیارات، حیثیت، رول، اقدار طاقت اور اتھارٹی، گروہ انجمنیں اور اداروں کی نشاندہی کرچکے ہیں۔ اس سبق میں ہم سماجی ڈھانچہ کے چند اجزاء جیسے رول، حیثیت معیارات اور اداروں کا تجزیہ اور تشریح کرچکے ہیں اور دیگر اجزاء کا ہم اگلے اسباق میں جائزہ لیں گے۔ اس میں معیارات، رول، حیثیت اور اداروں کے آپسی انحصار اور آپسی تعلقات کو واضح کیا گیا ہے جو سماجی ڈھانچہ اور سماجی تنظیم کی تشکیل کرتے ہیں۔ سماجی نظم کے فہم اور عوامل کے معلومات کا جائزہ بھی لیا گیا جو انسانی سماجوں کے ڈھانچہ اور استحکام کو حوصلہ بخشتے ہیں۔

7.10 کلیدی الفاظ

معیارات : معیارات وہ قاعدہ اور قوانین ہوتے ہیں جو سماج میں افراد کے برتاؤ کو متعین کرتے ہیں۔

لوک طریقے : لوک طریقے عوامی طور طریقے ہیں جنہیں لوگ اپنی ضروریات کی تکمیل، باہمی ربط اور زندگی کے طرز عمل کے لیے اپناتے ہیں۔

حیثیت : حیثیت سماج یا گروہ میں فرد کی پوزیشن یا رتبہ ہے۔

رول : رول فرد کی حیثیت سے وابستہ اپنی متعینہ ذمہ داریوں کی تکمیل کرتا ہے۔

711 سفارش کردہ کتابیں

Harry. M. Johnson	:	Systematic Sociology
Ian Robertson	:	Introductory Sociology
Mac Iver and Page	:	Society
Hertzler	:	Society in Action
Alex Inkeles	:	What is Sociology

7.12 نمونہ امتحانی سوالات

I مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں جواب دیجیے۔

1۔ معیار سے کیا مراد ہے؟ معیارات کی مختلف قسمیں بتایئے۔

2۔ وہ کونسی سماجی میکانیتیں ہیں جو افراد کے برتاؤ کی رہنمائی اور حد بندی کرتی ہیں؟؟

3۔ حیثیت اور رول میں کیا فرق ہے؟

II مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15 سطروں میں لکھیے

1 ہم کو معیارات سے کیوں مطابقت کرنی چاہیے؟

2 اداروں کی خصوصیات کیا ہیں؟

3 اقدار اور اصولوں میں کیا فرق ہے؟

7.13 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ i) معیارات ۔ ii) حیثیت ۔ iii) رول ۔ iv) اقدار v) طاقت ۔ vi) اتھارٹی ۔ vii) گروہ ۔ viii) کمیونٹی ix) ادارے

2۔1۔ معیارات سماج میں افراد کے برتاؤ کو متعین کرنے والے قاعدے اور ضوابط ہوتے ہیں۔

2۔ وہ سماجی ڈھانچہ کی بنیاد کی تشکیل کرتے ہیں۔

3۔ وہ سماجی کنٹرول کے آلہ کار ہیں۔

4۔ معیارات سماجی زندگی کو نظم، استحکام اور قیاس آرائی عطا کرتے ہیں۔

3۔ "لوک طریقے" کی اصطلاح امریکن سماجیات داں ولیم گراہم سمنر نے وضع کی۔

4۔ رسومات۔ فیشن

5۔ رواج۔ قوانین

6۔ برتاؤ کے طریقے۔ معیارات

7۔ اصولیاتی تلقین۔ عادت پڑنا۔ افادہ۔ گروہی شناخت

8۔ حیثیت۔ رول

9۔ انتسابی حیثیت

10۔ سماجی ادارے۔

11۔1۔ صحیح۔2۔ غلط۔3۔ غلط

12۔1۔ زیر اثر اقدار کی تشکیل۔2۔ تصورات اور خیالات۔3۔ معیارات۔4۔ رجحانات، عادات اور رول۔5۔ رسومات اور تقریبات

6۔ علاقائی اور افادی ذرائع

13۔ جب ذیلی تین شرائط کی تکمیل ہوتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ معیارات ادارتی شکل اختیار کر چکے ہیں۔

1۔ افراد کی بڑی تعداد معیارات کو قبول کرتی ہے اور ان کی تائید کرتی ہے۔

2۔ ان میں سے کئی افراد جو معیارات کو قبول کرتے ہیں اس کا سختی سے نوٹ لیتے ہیں۔

3۔ معیارات مسلمہ ہوتے ہیں۔

مترجم : جناب محمد عبدالعلیم

اکائی 15 فرد اور سماج: سماجیت کے طریق اور شخصیت کی تشکیل

ساخت

15.0 مقاصد
15.1 تمہید
15.2 سماجیت کا تصور
15.3 سماجی معیارات اور اقدار کا اپنانا
15.3.1 سماجیت ایک مسلسل طریق ہے جو تاحیات جاری رہتا ہے
15.3.2 درجہ اور شکل کے اعتبار سے یہ ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں مختلف ہوتے ہیں
15.3.3 بعض حالات باز سماجیت یا منفی سماجیت کے متقاضی ہوتے ہیں
15.4 شخصیت کی تشکیل
15.4.1 شخصیت کے معنی
15.4.2 حیاتیاتی ورثہ
15.4.3 طبعی ماحول
15.4.4 تمدن اور شخصیت
15.4.5 گروہی تجربہ
15.5 خلاصہ
15.6 کلیدی الفاظ
15.7 سفارش کردہ کتابیں
15.8 نمونہ امتحانی سوالات
15.9 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

15.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو سماجیت کے طریق سے واقف کروانا ہے جس کے ذریعہ نئے افراد منظم سماج کا حصہ بنتے ہیں جس میں وہ پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سماجی ربط اور سماجی تجربات پر مبنی ہوتا ہے جو ذات (Self) اور فرد کی شخصیت کی تشکیل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

B. NO. 010

- سماجیت کی تعریف کرسکیں۔
- سماجیت کے طریق پر بحث کرسکیں
- شخصیت کی تشکیل کے عوامل کو سمجھا سکیں۔

15.1 تمہید

ہم سابقہ اکائیوں میں یہ جان چکے ہیں کہ فرد ابتداء سے کسی نہ کسی گروہ کا رکن رہا ہے ۔یقیناً آدمی کا جنم انسان کی حیثیت سے نہیں ہوا بلکہ وہ سماجی زندگی میں شمولیت کے ذریعہ انسان بن گیا ہے ۔بچہ کسی خاندان میں پیدا ہوتا ہے اس کی ماں اور اس کے درمیان ربط پیدائش کے لمحہ سے ہی شروع ہوجاتا ہے اس کا بچپن خاندان میں گزرتا ہے جو ابتدائی تعلقات سے عبارت ہوتا ہے ۔

15.2 سماجیت کا تصور

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ اس دنیا میں ایک حیاتیاتی عضویہ کی حیثیت سے آتا ہے اور اس کی حیاتیاتی ضروریات اور جذبات ہوتے ہیں ۔اس کو غذا، کپڑا اور مکان کی فراہمی کے علاوہ اسے قدرتی آفات سے محفوظ رکھا جاتا ہے /اگرچہ دوسرے حیوانات کے برخلاف اس میں وہ جبلتیں نہیں ہوتیں جو اس کے طفلانہ اعمال کی رہنمائی کرسکیں ۔ (جبلت برتاوی رد عمل کا نمونہ ہے جس کی ترسیل توارث کے ذریعہ ہوتی ہے ۔) ایک نوزائیدہ بچہ پوری طرح اپنے سماجی اور تمدنی ماحول پر انحصار کرتا ہے جس میں اس کا جنم ہوا ہے ۔بچہ نہ صرف اپنی جسمانی اور حیاتیاتی ضروریات کی تکمیل بلکہ بحیثیت انسان کے وہ اپنی مکمل شخصیت کی تشکیل کے لئے اپنے ماں باپ پر انحصار کرتا ہے ۔ماں اپنے بچہ کے ہر آرام کا خیال رکھتی ہے اور خاص کر اپنے بچہ کے لئے اس کا رد عمل محبت اور فخر سے لبریز ہوتا ہے ۔یہ نفسیاتی اثرات بچہ کی بقا کے لیے اتنے ہی ضروری ہیں جتنے کہ غذا اور جسمانی تحفظ ۔بچہ ماں کی حرکات پر اپنا رد عمل ظاہر کرنا شروع کردیتا ہے ۔وہ ابتدائی نوعیت کے انسانی بین عمل میں حصہ لینا شروع کرتا ہے اور جلد ہی اپنی ماں کی توقعات کے اندازے لگاتا ہے ۔آہستہ آہستہ بچہ وسیع ترسیل کے لیے تیار کیا جاتا ہے جو ایک پیچیدہ زبان کی شکل اختیار کرلیتی ہے ۔اس طرح سماج اس بچہ کو سکھاتا ہے کہ وہ کیا کرسکتا ہے ۔اسے کیا کرنا چاہئے ۔وہ کیا کرنا چاہتا ہے ۔

سماجی نقطۂ نظر سے سماجیت ایک ایسا طریق ہے جس کے ذریعہ تمدن کی ترسیل ہوتی ہے تاکہ فرد اس سماج کے معیارات اور اقدار سے واقف ہو جس میں اس نے جنم لیا ہو ۔انفرادی نقطۂ نظر سے سماجیت ایک ایسا طریق ہے جس کے ذریعہ فرد شخصی ترقی کے لیے انسانی صلاحیتوں کو پروان **پڑھاتا** ہے ۔اس طرح سماجیت کے ذریعہ فرد ایک عضویہ سے سماجی ہستی میں تبدیل ہوتا ہے اور وہ منظم سماجی زندگی میں حصہ لیتا ہے ۔

فکر کے نمونے **انسانوں** کے احساسات اور اعمال کو حیوانی جبلتیں متعین نہیں کرتے بلکہ انسانی برتاؤ تمدن کے **مخصوص معیارات** اور اقدار کے ذریعہ بدلے جاتے ہیں ۔وہ طریق جس کے ذریعہ سماج کے افراد گروہی زندگی میں حصہ لیتے ہیں اور اس طرح سماج کے **کارکرد** رکن بن جاتے ہیں ۔ اگر انسان گروہوں میں حصہ لینا سیکھتا ہے اور انسانی خصوصیات کو **اپناتا** ہے تب وہ طویل بین عمل کے تجربے حاصل

کرتا ہے ۔ اس طرح سماجیت حیاتیاتی توارث کے بجائے انسانی خصوصیات اور سماجی زندگی میں حصہ لینے کی صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے ۔ سماجی زندگی کے بے شمار پہلوؤں کو سیکھنے کا طریق پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور تا حیات جاری رہتا ہے ۔ ایک بچہ کو نہ صرف چلنا، سونا اور کھانا، پینا سیکھنا چاہیے بلکہ اس کو سماج میں زندگی گزارنے کے لیے مطلوبہ ضروری صلاحیتوں کو بھی سیکھنا چاہیئے ۔ وہ بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے ذریعہ مواصلاتی سہولت کو حاصل کرتا ہے ۔ سماج کی بقاء نظم کی برقراری اور برتاؤ و بین عمل کے مروجہ طریقوں کے لیے صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے ۔ بچہ میں خود شعوری کے منفرد احساس کو اجاگر کرنے کے لیے بھی یہ لازمی ہیں ۔ یہ اپنے آپ کو اس طرح تصور کرتا ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے ماحول پر خاص سماجی صلاحیتوں کے ذریعہ قابو پائے ۔ یہ صلاحیتیں ایک سماج سے دوسرے سماج اور ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں الگ الگ ہوتی ہیں مثل کے طور پر ایک متوسط طبقہ کا شہری بچہ گلی میں کھیلنا سیکھتا ہے اور اس لمحہ کے خطرہ کو ٹالتا ہے ۔ ایک قبائلی لڑکا شکار کرنا سیکھتا ۔ اونچے طبقہ کا لڑکا کا بات چیت کے انداز اور بہتر اخلاق کو اپناتا ہے ۔ اس طرح ہر ایک اپنے مخصوص سماج میں رجحانات اور اقدار پسند اور نا پسند اغراض و مقاصد کے ساتھ ساتھ اپنی ذات کے احساس کو بڑھاوا دیتا ہے ۔ ہر ایک مستقبل کی زندگی کے لیے ایک خاص ماحول میں پرورش پاتا ہے ۔ ہر شخص ان تمام چیزوں کو سماجیت کے طریق کے ذریعہ حاصل کرتا ہے ۔

سماجیت سماجی بین عمل کا وہ طریق ہے جس کے ذریعہ افراد کی شخصیت تشکیل پاتی ہے اور وہ اپنی سماجی زندگی کے طریقے سیکھتا ہے ۔ ۔ "یہ فرد اور سماج کے درمیان ایک لازمی رابطہ ہے ۔ سماجیت کے ذریعہ فرد کو سماج کے بنیادی معلومات فراہم ہوتے ہیں جن کی بدولت فرد باشعور طور پر صحیح حالات میں اپنی صلاحیتوں کا اطلاق کرتا ہے ۔ اس طرح قبائلی انسان دیوتاؤں اور ارواح کی پرستش کرنا سیکھتا ہے جو اس کی دنیا میں اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کو قابو میں کرنے کے مناسب طریقے بھی سیکھتا ہے ۔ اسی طرح عصری سماج میں ایک بچہ کو خانگی اسکول بھیجا جاتا ہے جہاں وہ سائنسی علوم اور ہیومانٹیز کی تعلیم حاصل کرتا ہے ۔ مناسب صلاحیتوں اور علم کے ذریعہ فرد اپنے مخصوص سماجی نظام کا ایک قابل رکن بنتا ہے ۔

سماجیت فرد کو ان اقدار اور عقائد کی طرف متوجہ کرتی ہے جن کو سماج بہت ہی اہم سمجھتا ہے ۔ ہم مدرسہ میں جو کچھ سیکھتے ہیں وہ نہ صرف بنیادی معلومات اور صلاحیتیں ہوتی ہیں بلکہ ہم کو مقامی ریاستی اور قومی حکومتوں کے بارے میں بھی معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں ۔ روایتی اعتبار سے مدرسہ سماجیت کی اہم ایجنسی ہے جس کے ذریعہ آزادی مساوات اور بھائی چارگی کے اقدار کی ترسیل ہوتی ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

1۔ سماجیت کی تعریف کیجیے ۔

15.3 سماجی معیارات اور اقدار کا اپنانا

یہ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ انسانی تمدن فرد کی شخصیت کا ایک جزو بن جاتا ہے یا پھر فرد میں سما جاتا ہے یہ وہ طریق ہے جس کے ذریعہ فرد موزوں اقدار ، رجحانات ، عقائد اور اپنے تمدنی برتاؤ کے نمونوں کو اپناتا ہے ۔ یہ اقدار خارجی طور پر لاگو نہیں کئے جاتے بلکہ یہ فرد کی شخصیت کا ایک حصہ بن جاتے ہیں ۔ ہر بچہ کو رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ گروہی اقدار کو اپنا سکے ۔ در حقیقت ابتدائی عمر میں یہ کام خاندانی ماحول میں انجام پاتا ہے ۔ بچے اس گروہ سے لیس ہونا چاہتے ہیں اور اس گروہ کے طور طریقہ سیکھ لیتے ہیں ۔ مثال کے طور پر بچہ جو مکمل طور پر اس سماجی قدر کو اپنا چکا ہے کہ چوری کرنا جرم ہے تو وہ چوری کرنے کے بارے میں نہیں سوچتا ۔ در اصل نئے نئے تجربات کو سیکھنے کا طریق زندگی بھر جاری رہتا ہے ۔ جب کبھی فرد کسی نئے مدرسہ یا نوکری یا نئے پڑوسیوں سے ملتا ہے تو اسے ایسا لگتا ہے کہ وہ زندگی کے ایک نئے دور میں داخل ہو گیا ہے جہاں کی توقعات جداگانہ نوعیت کی ہوتی ہیں فرد جب اس قسم کی نئی چیزوں اور نئے فرائض سے آگاہ ہوتا ہے تو اس کے نت نئے نتائج بر آمد ہوتے ہیں ۔ گروہی اقدار کو اپنانے سے ہی وہ اقدار بنا کسی خارجی دباؤ کے اپنے ہو جاتے ہیں اس کے بعد نئی ذمہ داریوں اور نئی توقعات کی ترسیل شروع ہو جاتی ہے ۔

" اپنانا " سے مراد صرف گروہی معیارات اور اقدار کو اپنانا ہی نہیں ہے ۔ ایک سماجیات داں کے مطابق " اقدار سے توافق کبھی کبھی کامیاب سماجیت کا نتیجہ ہوتی ہے ۔ " سماجیت کے ذریعہ فرد سماجی ذات کو پالیتا ہے ۔ یعنی فرد کی شخصی اور سماجی شناخت کا شعور شخصیت اور دیگر خصوصیات سماجی بین عمل کا نتیجہ ہوتے ہیں ۔ سماجیت تمدن کی ترسیل کرتے کرتے فرد کی ذات کو دوسروں سے ہم آہنگ کرتی ہے ۔

ہم سماجی معیارات اور اقدار کو ان کی اہمیت کے پیش نظر سماجی حالات کی مناسبت سے اپناتے ہیں ۔ مثال کے طور پر اگر آپ ایک ماہر میکانک یا باورچی ہیں تو یہ صرف اسی لیے کہ آپ یہ مہارت اور فن سماج سے حاصل کر چکے ہیں ۔ یعنی مدرسہ ، گھر اور بین شخصی ربط یا پھر متعلقہ کتابوں کے مطالعہ کی وجہ سے یہ ممکن ہو چکا ہے ۔ یہ مہارت اور فن ہی ہے جو کسی فرد میں بحیثیت میکانک یا باورچی کے ایک واضح ذات (Self) کو ابھارتی ہے ۔ جب کبھی ہم اپنے بارے میں سوچتے ہیں یا دوسرے ہمارے بارے میں سوچتے ہیں تو ہماری ذات کی شناخت اس فن یا مہارت کی وجہ سے ہوتی ہے جس کو ہم اپنا چکے ہیں ۔ فرد اور سماج کے آپسی انحصار کا رشتہ سماجیت کے طریق کو بنیادی طور پر اہم بنا دیا ہے ۔ ایک دوسرے کے بغیر کوئی بھی تنہا نشو و نما نہیں پاسکتا ۔ ہم افراد ہیں اس لیے کہ ہم سماج کا ایک حصہ ہیں اور سماج افراد سے ہی تشکیل پاتا ہے ۔ جنکی حیثیت بنیاد کے پتھروں کی سی ہوتی ہے ۔ اگر ایک فرد کا دوسرے فرد سے رابطہ نہ ہو یا پھر افراد کا ایک دوسرے سے تعلق نہ ہو تو اس کے تشویشناک نتائج بر آمد ہونگے ۔ اور ہم سماجی افراد نہیں کہلائیں گے ۔ مختلف حالات اور مختلف ماحول میں سماجیت کے تصور کا مطالعہ کرتے وقت مندرجہ ذیل تین نکات کا ذہن نشین رکھنا ضروری ہے ۔

1۔ سماجیت ایک مسلسل طریق ہے جو تاحیات جاری رہتا ہے ۔

2۔ درجہ اور شکل کے اعتبار سے یہ دو گروہوں میں مختلف ہوتے ہیں ۔

3۔ بعض حالات باز سماجیت (Re_Socialization) یا منفی سماجیت (De _Socialization) کے متقاضی ہوتے ہیں ۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU
Accn. No BA-MS
Date 03.08.2015
HYDERABAD
INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-34.

15.3.1 سماجیت ایک مسلسل طریق ہے جو تاحیات جاری رہتا ہے۔

سماجیت کا طریق کبھی مکمل نہیں ہوتا یہ طریق بچہ کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے اور جوانی و بڑھاپے سے گزر کر فرد کی موت تک جاری رہتا ہے۔ اس کا انحصار سماجی ڈھانچہ کی پیچیدگی پر ہوتا ہے جس طرح سماج میں مسلسل تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں اسی نسبت سے سماجیت کے طریق بھی جداگانہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ سماجیت کے چار مختلف اقسام ہیں۔

1۔ ابتدائی سماجیت۔ Primary Socialization

2 ۔ متوقعانہ سماجیت۔ Anticipatory Socialization

3 ۔ ترقیاتی سماجیت۔ Developmental Socialization

4 ۔ باز سماجیت۔ Resocialization.

یہ وہ چار دور ہیں جن سے فرد کو اپنی زندگی میں سابقہ پڑتا ہے۔ ابتدائی سماجیت ایک بنیادی اکتسابی طریق ہے جس کا ذکر پہلے اکائی میں آچکا ہے یہ وہ سماجیت ہے جو فرد کی زندگی کے ابتدائی ایام میں انجام پاتی ہے۔ اور بچہ سماج کے مسلمہ اقدار، رجحانات، عقائد اور تمدنی برتاؤ کے نمونوں کو اپناتا ہے۔

متوقعانہ سماجیت وہ اکتسابی طریق ہے جو فرد کے مستقبل کے رول کی نشاندہی کرتا ہے یعنی متوقعانہ سماجیت وہاں انجام پاتی ہے جہاں لوگ خود اپنے آپ کو متوقع حالات سے جوڑتے ہیں اور تصور کرتے ہیں کہ دوسرے کیا محسوس کرتے ہیں کیا سوچتے ہیں اور کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر بچے کھیل کے دوران اپنے ماں، باپ کے رول کو ادا کرتے ہوئے تصوراتی طور پر اپنے آپ کو بالغ سمجھتے ہیں۔ ایک حاملہ ماں بچہ کی پیدائش سے قبل اپنا وقت مادریت کے طریقے سیکھنے میں گزارتی ہے۔ اس طرح متوقعانہ سماجیت فرد کو متوقع سماجی حالات کا مشاہدہ کرنے کی طرف راغب کرواتی ہے تاکہ وہ دیکھ سکے کہ ان حالات میں دوسروں کا برتاؤ کیسا ہوتا ہے۔

باز سماجیت وہ اکتسابی طریق ہے جو فکر احساس اور برتاؤ کے نئے راستے بناتا ہے جو کسی فرد کی سابقہ طرز زندگی سے بالکل جدا ہوتے ہیں۔ مثال کے طرف پر باز سماجیت وہاں انجام پاتی ہے جہاں لوگ نئے مذہب کو قبول کرتے ہیں فوج میں بھرتی ہوتے ہیں یا پھر جیل جاتے ہیں۔

15.3.2 درجہ اور شکل کے اعتبار سے یہ دو گروہوں میں مختلف ہوتے ہیں

سماجیت کا طریق ایک گروہ سے دوسرے گروہ میں جداگانہ نوعیت کا ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک منصوبہ جاتی اور غیر رسمی طریق ہے عام طور پر سماجیت کا طریق بچپن کے ابتدائی دور سے لے کر بیس سال کی عمر تک رسمی طور پر انجام پاتا ہے۔ اس دوران بچہ خاندان، مدرسہ اور مذہبی تنظیموں سے متعارف ہوتا ہے جو سماجیت کے اہم ایجنٹ ہیں اسی دوران بچہ ہم عمر گروہ، کھیل کود کے ساتھیوں اور اپنے قریبی دوستوں سے بھی متعارف ہوتا ہے یہ تمام گروہ فرد کو ابتدائی صلاحیتیں سکھانے، علم اور اقدار کی ترسیل میں اہم رول ادا کرتے ہیں جن کی نوعیت اور شکل ہر گروہ میں الگ الگ ہوتی ہے۔

15.3.3 بعض حالات باز سماجیت یا منفی سماجیت کے متقاضی ہوتے ہیں۔

ہم یہ سیکھ چکے ہیں کہ سماجیت ایک مسلسل تجربہ زندگی ہے جو مختلف سماجی حالات میں جدا ہوتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ بعض سماجی حالات منفی سماجیت اور باز سماجیت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ کوئی بھی گروہ دوسرے گروہ سے ہو بہو مشابہت نہیں رکھتا جب کبھی ہم نئے سماجی تعلقات قائم کرتے ہیں تو ہم ان سے متاثر ہوجاتے ہیں یہ نئے سماجی تعلقات نئی صلاحیتیں اور نئے معلومات کی متقاضی ہوتی ہیں تو ایسی صورتحال کو ہم باز سماجیت کہتے ہیں اور جب یہ نئی صلاحیتیں اور نئی معلومات پرانی صلاحیتوں اور معلومات سے متصادم ہوتی ہیں تو اسے منفی سماجیت کہتے ہیں۔ عصری سماج میں ایسی صورت حال اس وقت درپیش ہوتی ہے جب کسی شہری کا تقرر فوجی خدمات کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ نیا تقرر مختصر سی مدت میں افراد کو نئی صلاحیتیں سکھاتا ہے جن میں سے بیشتر مروجہ اقدار اور عقائد سے متضاد ہوتی ہیں۔ اس کو ایک بہادر جنگجو بننا چاہیے جو بہ آسانی دوسروں کا خاتمہ کرسکے اور انتہائی نا مساعد اور غیر انسانی حالات میں بھی اپنا تحفظ کرسکے۔ ایک امن پسند شہری کو ایک جنگجو فوجی بنانے میں فوج کو اس کی منفی سماجیت کرنی پڑتی ہے اس کے لیے اس کو اپنے دوست احباب اور ساتھیوں سے دور رہنا پڑتا ہے۔ اس کو سخت ڈسپلن کا پابند رہنا پڑتا ہے اور گھنٹوں سخت محنت کا کام کرنا پڑتا ہے ہم جانتے ہیں کہ قتل کو عام سماج میں نا پسندیدہ قرار دیا گیا ہے لیکن فوجی خدمات میں اس قتل کے عوض اس کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ یہ تبدیلی یہ رجحان فرد کی باز سماجیت اور منفی سماجیت کے بغیر انجام نہیں پاتا۔ فرد کو مناسب صلاحیتیں علم اور اقدار سکھانا پڑتا ہے جو اس کو مخصوص حالات کا مقابلہ کرنے کے قابل بنا سکے۔

عام طور پر ہم اپنے آپ کو اپنے قریبی گروہوں میں ڈھلنے کے لیے اسی مناسبت سے سماجیت کرتے ہیں۔ بعض اوقات افراد ان اصولوں کو روبہ عمل لاتے ہیں جو الگ الگ طرز زندگی کی متقاضی ہوتی ہیں تو افراد ان کی مزاحمت کرتے ہیں۔ یہ ایک سماجی اقدار اور برتاوی نمونوں کی منظم تبدیلی ہے جہاں نئے اقدار آتے ہیں جو سابقہ اقدار سے متضاد ہوتے ہیں۔ بعض اوقات باز سماجیت فرد کی مرضی سے ہوتی ہے مثلاً ایک آدمی فوراً اپنا مذہب تبدیل کرتا ہے اور اپنے طرز زندگی کو نئے ماحول کے مطابق ڈھالتا ہے۔ اکثراوقات باز سماجیت کو بالغ افراد پر دوسروں کی جانب سے اس وقت لاگو کیا جاتا ہے جب یہ سمجھا جاتا ہے کہ سابقہ سماجیت نامکمل اور ناکافی تھی۔ عام طور پر یہ تجربہ اس فرد کے لیے انتہائی ناخوشگوار ہوتا ہے جس کی باز سماجیت ہوتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

2۔ سماجیت کے تصور کے مطالعہ کے وقت کون سے تین نکات کو ذہن نشین رکھنا ضروری ہے ؟

____

____

3 ۔ سماجیت کی مختلف اقسام کیا ہیں ؟

____

____

15.4 شخصیت کی تشکیل

انسان اس دنیا میں انسانی فطرت کو کوئی نمائندہ صفت کے بغیر ہی وجود میں آتا ہے ۔ وہ ایک عضو یاتی اور سماجی مخلوق ہے مگر پیدائش کے وقت انسان ان دونوں سے نا واقف ہوتا ہے ۔ معمر لوگ اس کی پرورش کرتے ہیں۔اور یہ زبان تجربہ ، سزا اور انعام کے ذریعہ ترسیل کرنا سیکھتا ہے ۔ سماج کے افراد کے مشترک تجربات کو حاصل کرتا ہے ۔ بین عمل کے ذریعہ حاصل کردہ تجربات کو " سماجیت " کہتے ہیں اور اس کے نتیجہ کے طور پر جو انسانی فطرت سامنے آتی ہے اسے شخصیت (Personality) کہتے ہیں ۔

15.4.1 شخصیت کے معنی

شخصیت میں کسی کا مکمل برتاؤ اور خصوصیات شامل ہیں کیونکہ ہر فرد کی شخصیت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے ۔ینگر (yinger) کے مطابق " شخصیت فرد کے برتاؤ کا ایسا مجموعہ ہوتی ہے جو مخصوص سماجی نظام میں ایک کے بعد دیگرے پیش آنے والے بین عمل سے ہم آہنگ کرتی ہے "۔

شخصیت کو سمجھنے کے لیے ہم کو اس بات کی ضرورت ہے کہ جب افراد مختلف قسم کے سماجی اور تمدنی تجربات سے ہمکنار ہوتے ہیں تو وہ مختلف شخصیتوں کی تشکیل کیسے کرتے ہیں ۔ شخصیت کی تشکیل سے وابستہ عوامل یہ ہیں ۔ (1) ۔ حیاتیاتی توارث (2) طبعی ماحول (3) تمدن اور شخصیت گروہی تجربہ

15.4.2 حیاتیاتی توارث

تمام انسانوں میں کچھ حیاتیاتی مشابہتیں پائی جاتی ہیں جیسے دو ہاتھ ، حواس خمسہ جنسی جبلت اور دماغ ۔یہ حیاتیاتی مشابہتیں کسی حد تک افراد کی مشابہ شخصیتوں اور مشابہ برتاؤ کو واضح کرتی ہیں ۔ ہر فرد کو ایک منفرد حیاتیاتی ورثہ ملتا ہے یعنی کہ اس قسم کی حیاتیاتی مشابہت (سوائے جڑواں) یا وہی جسمانی خصوصیات کسی دوسرے فرد کو ورثہ میں نہیں ملتی ۔یہ مسلمہ ہے کہ تمام شخصیتی خصوصیات تجربہ کی دین ہوتی ہیں ۔ آج کئی لوگ دعوی کرتے ہیں کہ فرد کے برتاؤ صلاحیت اور کامیابی کا دار و مدار اسکے ماحول پر ہوتا ہے مگر حیاتیاتی توارث میں انفرادی امتیازات زیادہ اہمیت نہیں رکھتے ۔

15.4.3 طبعی ماحول

طبعی ماحول انسانی برتاؤ کی جغرافیائی اور آب و ہوا کے اعتبار سے توجیہ کرتا ہے ۔ طبعی ماحول کی زیادہ اہمیت نہیں ہے کیوں کہ ہر قسم کی آب و ہوا میں مختلف قسم کی شخصیتیں پائی جاسکتی ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شخصیت پر طبعی ماحول کا کچھ اثر پڑتا

ہے مثلاً اتھا باسکن قبائل (Athabascans) کچھ ایسی پر اثر جسمانی خصوصیات کو پروان چڑھاتے ہیں تاکہ وہ شدید جغرافیائی ماحول اور آب و ہوا میں زندگی گزار سکیں۔ ایسے قبائل جو غذا نہیں حاصل کرسکتے تھے۔ وہ خود غرض، بے رحم اور تعاون کے جذبہ سے خالی ہوتے تھے اور اپنی بقاء کے لیے اپنے بچوں کے منہ سے غذا چھینتے تھے۔

15.4.4 تمدن اور شخصیت

ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جگہ بڑے افراد ہی بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہ گروہوں میں رہتے ہیں اور زبان کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا سیکھتے ہیں وہ کچھ ایسے تجربات حاصل کرتے ہیں جو اس سماج کے تمام افراد کے لیے مشترک ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے فرد ایک مخصوص شخصیت کی نشو نما کرتا ہے جو اس سماج کے کئی افراد کے لیے مشترک ہوتی ہیں۔

لمحہ پیدائش سے ہی کئی طرح بچہ کی تربیت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی شخصیت کی تشکیل کرسکے تمدن جو ہر سماج میں الگ نوعیت کا ہوتا ہے فرد کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ یہ اثرات بھی ہر تمدن میں الگ الگ ہوتے ہوئے سماج کے تمام افراد کے لیے ایک مشترک تجربہ فراہم کرتے ہیں۔ بعض ایسی شخصیاتی خصوصیات ہوتی ہیں جن کو سماج سراہتا ہے اور انعام کا مستحق قرار دیتا ہے۔ یہ خصوصیات بچوں میں اسی سماج میں نشو و نما پاتی ہیں۔ ہمارے تمدن میں زیادہ مسلمہ شخصیت وہ ہوتی ہے جس میں دوستی، سماجی طرز و تعاون کے ساتھ ساتھ مسابقتی، انفرادی اور ترقی پسندانہ جذبہ موجود ہو۔ یہ شخصی خصوصیات نئی نسلوں کو سکھائی جاتی ہیں۔ اس اعتبار سے شخصیت کی تشکیل اور تمدن کے اکتساب کا علحدہ طریق نہیں ہے بلکہ یہ ایک ہی طریق کے اجزا ہوتے ہیں۔

15.4.5 گروہی تجربہ

بچہ سب سے پہلے کچھ چیزیں سیکھتا ہے جیسے کھانا، سونا، چلنا، گفتگو کرنا اور رونا۔ اس کے بعد وہ اپنے ماں باپ اور دیگر لوگوں کو مختلف نام اور مختلف حیثیت دیتے ہوئے شناخت کرتا ہے۔ بچہ اپنے آپ کو ایک منفرد انسانی ہستی کے ناطے واقف کرواتا ہے۔ بچہ جس طرح تجربات حاصل کرتا جاتا ہے تو اس کا ایک مقام بنتا ہے اور وہ اس کی ذات (self) کی امیج ہوتی ہے۔ تصور ذات (Self Image) تشکیل ذات کا ایک اہم طریق ہے۔ نظر انداز کردہ بچوں کی کئی مثالیں ملتی ہیں جن کو خاندان سے علاحدہ کردیا ہے۔ وہ ہمیشہ غیر نارمل اور غیر سماجی ہوتے ہیں گروہی تجربہ فرد کی شخصیت کے نشو و نما کا اہم طریق ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4۔ شخصیت کی اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

____

____

5۔ شخصی نشو و نما میں معاون عوامل کو بتلایئے

15.5 خلاصہ

سماجیت وہ طریق ہے جس کے ذریعہ افراد گروہی زندگی میں حصہ لینا سیکھتے ہیں۔ یہ ایک اکتسابی طریق ہے جس کے ذریعہ افراد متعلقہ گروہ میں مناسب برتاؤ کو اپناتے ہیں۔ یہاں در اصل گروہی معیارات اور اقدار کو اپنایا جاتا ہے تاکہ فرد سماج کا ایک کارکرد رکن بن سکے۔ سماجی بین عمل کے نتیجہ کے طور پر بچہ خاندان میں احساس ذات اور دیگر افراد کی موجودگی کا شعور پیدا کرتا ہے۔ یہ طریق سماجیت فرد کی مکمل شخصیت، برتاؤ کا منظم نظام، فرد کے رجحانات اور عقائد کی تشکیل کرتا ہے۔ فرد کی شخصیت زیادہ تر سماجی اور تمدنی قوتوں کی دین ہے۔

15.6 کلیدی الفاظ

سماجیت : سماجیت سماجی بین عمل کا وہ طریق ہے جس کے ذریعہ فرد کی شخصیت تشکیل پاتی ہے۔ اور وہ سماج کے طرز زندگی کو اپناتا ہے۔

متوقعانہ سماجیت: متوقعانہ سماجیت وہ اکتسابی طریق ہے جو فرد کے مستقبل کے رول کی نشاندہی کرتا ہے یعنی متوقعانہ سماجیت وہاں انجام پاتی ہے جہاں لوگ اپنے آپ کو متوقع حالات سے جوڑتے ہیں اور تصور کرتے ہیں کہ دوسرے کیسا محسوس کرتے ہیں، کیا سوچتے ہیں اور کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔

باز سماجیت: باز سماجیت وہ اکتسابی طریق ہے جو فکر احساس اور برتاؤ کے نت نئے راستے بناتا ہے جو کسی فرد کی سابقہ طرز زندگی سے بالکل جدا ہوتے ہیں۔

15.7 سفارش کردہ کتابیں

1. Ian Robertson : Sociology
2. Harold M. Hodges, Jr : Conflict and concensus: An Introduction to Sociology
3. William F. Kenkel : Society in Action: Introduction to Sociology
4. Jon. M. Shepard : Sociology
5. Mercer and Wander : The Study of Society

15.8 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30سطروں میں لکھیے۔

1۔ سماجیت کی تعریف کرتے ہوئے اس طریق کو سمجھایئے جو فرد کی زندگی تمام جاری رہتا ہے۔

2۔ شخصیت سے کیا مراد ہے ؟ایک سماج میں شخصیت کے امتیازات کو آپ کیسے سمجھائیں گے۔

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15سطروں میں لکھیے۔

1۔ معیارات اور اقدار کا اپنانا۔

2۔ تمدن۔

3۔ باز سماجیت۔

4۔ گروہی تجربہ

15.9 اپنی معلومات کی جانچ : نمونہ جوابات

1۔ سماجیت وہ طریق ہے جس کے ذریعہ تمدن کی ترسیل ہوتی ہے تاکہ فرد اپنے متعلقہ سماج کے معیارات اور اقدار سے واقف ہوسکے۔

2. (1)۔ سماجیت ایک مسلسل طریق ہے جو فرد کی زندگی تمام جاری رہتا ہے۔

(2) درجہ اور شکل کے اعتبار سے سماجیت ہر گروہ میں مختلف ہوتی ہے۔

(3)۔ بعض حالات باز سماجیت یا منفی سماجیت جیسے طریق کے متقاضی ہوتے ہیں۔

3۔ (1)۔ ابتدائی سماجیت۔

(2)۔ متوقعانہ یا توقعاتی سماجیت۔

(3)۔ ترقیاتی سماجیت۔

(4) باز سماجیت۔

4۔ شخصیت فرد کا وہ جملہ برتاؤ ہے جو مخصوص سماجی نظام میں ایک کے بعد دیگر سے پیش آنے والے بین عمل سے ہم آہنگ کرتا ہے۔

5۔ (1) حیاتیاتی توارث

(2)۔ طبعی ماحول

(3) تمدن۔

(4)۔ گروہی تجربہ

مترجم : جناب محمد عبدالعلیم

INTERNATIONAL MEDIA CENTRE • MANUU
IMC LIBRARY
Hyderabad-32

اکائی 16 سماجیت کے نظریئے (سی۔ایچ کولے ،میڈ اور فرائڈ)

ساخت

16.0 مقاصد
16.1 تمہید
16.2 سماجی ذات کاظہور
16.3 سماجیت کے نظریئے
16.3.1 کولے کانظریہ
16.3.2 سماجی آئینہ ذات
16.4 میڈ کانظریہ
16.4.1 ذات کے دوحصے "میں" اور "مجھے"
16.4.2 "عمومی دیگر" کاتصور
16.4.3 کھیل اور گیم کامرحلہ
16.5 فرائڈ کانظریہ
16.5.1 شخصیت کے تین اجزاء لاشعور، تحت شعور اور شعور
16.6 خلاصہ
16.7 کلیدی الفاظ
16.8 سفارش کردہ کتابیں۔
16.9 نمونہ امتحانی سوالات
16.10 اپنی معلومات کی جانچ نمونہ جوابات

16.0 مقاصد

اس اکائی کا اصل مقصد سماجیت سے متعلق سی۔ ایچ کولے، جارج میڈ اور سگمنڈ فرائڈ کے نظریات پر بحث کرنا اور سماجیت کے ذریعہ سماجی ذات کے ظہور کو بتاتے ہوئے ذات (Self) اور شخصیت (Personality) کی نشو نما کو سمجھانا ہے۔

اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- سماجی ذات کیسے ظہور پذیر ہوتی ہے اس کی وضاحت کر سکیں
- کولے میڈ اور فرائڈ کے سماجیت سے متعلق نظریات بیان کر سکیں۔

16.1 تمہید

کئی سماجی مفکروں نے اس طریق کا جائزہ لیا ہے جس کے ذریعہ بچے اپنے ذہن اعمال اور شخصیت کی نشوونما کرتے ہیں ۔ زیر مطالعہ نظریات ان مختلف مدارج کی نشاندہی کرتے ہیں جن کے ذریعہ بچے سماجی پختگی پاتے ہیں ۔ یہاں ہم چارلس ہارٹن کو لے (Charles Horton Cooley) جارج ہر جارج ہربرٹ میڈ (George Herbert Mead) اور سگمنڈ فرائڈ (Sigmund Freud) کے نظریات پر بحث کریں گے ۔

16.2 سماجی ذات کا ظہور

ہم نظریات سے پہلے ذات کے ظہور پر مختصراً بحث کریں گے ۔ ذات وہ اہم پہلو ہے جس کو سماجیت کے ذریعہ اپنایا جاتا ہے ۔ یہ شخصیت کا وہ حصہ ہے جو فرد کے ذاتی تصور پر مشتمل ہوتا ہے ۔ پیدائش کے وقت بچہ اپنی انگلیوں کو یا ماں کے سینہ کو ایک کھلونا یا گولہ سمجھتا ہے ۔ جیسے جیسے بچہ پختگی اختیار کرتا ہے وہ اشیاء کے ناموں کو سیکھتا ہے اور ماں باپ افراد خاندان اور اپنے ساتھیوں کے ان اشیاء سے متعلق رجحانات کو بھی اپناتا ہے ۔ اس اکتسابی طریقہ میں بچہ اپنی شخصیت سے متعلق دوسروں کے رجحانات کو اپناتا ہے ۔ مثلاً بچہ یہ سیکھتا ہے کہ اس کو آگ سے احتیاط برتنا چاہیئے اور وہ آگ سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے ۔ بچوں کا شعور بیدار ہوجاتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ سماجی ذات کو اپناتے ہیں ۔ وہ دوسروں کے رجحانات کے متلاشی ہوتے ہیں تاکہ اپنے برتاؤ کا جائزہ لے سکیں ۔ حالانکہ ذات کا تصور واضح نہیں ہے لیکن ہم اسے حقیقی سمجھتے ہیں جس کا ایک واضح تصور موجود ہوتا ہے ۔ ہماری ذات کا احساس خاص کر ان کرداروں پر مشتمل ہوتا ہے جن کو ہم اپناتے ہیں اور بے شمار خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں ۔ اگر ہم سے کوئی یہ سوال کرتا ہے کہ آپ کون ہیں تو ہمارا جواب ہمارے رول کی مناسبت سے ہوگا جسکو ہم نبھاتے ہیں جیسے طالب علم ، ماں بہن وغیرہ ۔ ہمارا احساس ذات کچھ بھی ہو وہ ایک سماجی پیداوار ہے جو لوگوں سے بین عمل کے ذریعہ ساری زندگی تخلیق پاتا اور بدلتا رہتا ہے ۔

16.3 سماجیت کے نظریئے

چارلس ہارٹن کولے (C.H. Cooley) ہربرٹ میڈ (Herbert Mead) اور سگمنڈ فرائڈ کے نظریات سماجیت کے تین اہم نظریات کہلاتے ہیں ۔

16.3.1 کولے کا نظریہ

چارلس ہارٹن کولے (1864 ۔ 1929) ایک امریکی معاشیات داں تھا جو بعد میں ایک سماجی نفسیات داں بن گیا ۔ اپنے بچوں کو کھیلتا دیکھ کر اس نے کئی نظریات کی تخلیق کی ۔ کولے کا خیال تھا کہ ذات کا تصور بہت ہی اہم ہے اور اس نے یہ بتلایا کہ بچوں میں ذات نشوونما کیسے ہوتی ہے ۔ اس نے کئی بار یہ بات نوٹ کی کہ بچے بھی مشاہدہ کرتے ہوئے اور اپنے سے متعلق دوسروں کے رد عمل کے

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE IMC LIBRARY Hyderabad-34

ذریعہ دوسروں کی توجہ کو اپنی جانب راغب کرواتے ہیں۔ مثلاً جب مہمان گھر آتے ہیں تو مہمانوں کی توجہ بچوں کی جانب ہوتی ہے کیوں کہ ان کے شور و غل سے دوسروں کو خلل پڑتا ہے۔ بچے فوراً یہ جان جاتے ہیں کہ وہ مہمانوں کی بجائے خود ہی لوگوں کی توجہ کا مرکز بن گئے ہیں۔ ایسی صورتحال سے بچے اپنا جائزہ لیتے ہیں کہ دوسروں کی نظروں میں ان کا برتاؤ کیسا ہے۔ وہ دوسروں سے بحیثیت ایک شخص کے اپنا تعارف کروانا بھی سیکھتے ہیں اور وہ اپنی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں جو ان کے احساس ذات کا ایک اہم پہلو ہے۔ احساس ذات اپنی ذاتی اور سماجی شناخت کے احساس اور واقفیت کا نام ہے۔ کولے کا خیال ہے کہ ذات کا شعور سب سے پہلے احساس ملکیت سے ہوا۔ مثلاً بچہ اپنے بیاٹ قلم، جوتوں اور بستر کا خاص خیال رکھتا ہے کیوں کہ ان اشیاء کو وہ اپنی ملکیت سمجھتا ہے اور ان پر اس کا کنٹرول ہوتا ہے اس احساس ملکیت سے بچہ دیگر رجحانات کی تشکیل کرتا ہے وہ دوسروں کے رد عمل کو سمجھ سکتا ہے اور اپنی اشیاء کو رکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اگر استاد لڑکے سے اچھے برتاؤ کے بارے میں بات کرتا ہے تو وہ لڑکا اپنے آپ میں فخر محسوس کرتا ہے۔ اس طرح بچہ اپنے آپ کو دوسروں کی آنکھوں سے دیکھتا ہے جو اس کے لیے "دوسرے اہم افراد" ہیں۔ جیسے خاندان کے افراد جن میں ماں، باپ، دادا، نانا اساتذہ اور کھیل کود کے ساتھی شامل ہیں جو بچہ کے برتاؤ کو سراہتے ہیں۔ وہ اپنے تصور کو دوسروں کے رجحانات کے ذریعہ دیکھتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے۔ یہ تصور ذات (Self Image) وہ ہے جس کو وہ اپناتا ہے اور اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر استاد بچہ کو شرارتی قرار دیتا ہے تو وہ شرمندگی محسوس کرتا ہے اور اس کو اپنی ذات کا منفی پہلو تصور کرتا ہے۔

16.3.2 سماجی آئینہ ذات

ہر فرد تصور ذات کو اپناتا ہے۔ وہ یہ تصور کرتا ہے کہ دوسروں کی نظر میں وہ کیسا نظر آتا ہے۔ دیگر افراد اسکے لیے آئینہ کا کام کرتے ہیں جس کے ذریعہ وہ اپنی ذات کے تصور کو تشکیل دیتا ہے اور بدلتا ہے۔ کولے نے اس کو سماجی آئینہ ذات کا نام دیا ہے۔ سماجی آئینہ ذات ایک آئینہ کی مانند ہوتا ہے جس میں ہم اپنے برتاؤ سے متعلق دیگر افراد کے حرکات اور رد عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔ یہ ہمارے تصورات پر مشتمل ہوتا ہے ہم احساس ذات جیسے عزت، فخر اور تحقیر کو اپناتے ہیں اس طرح ہماری ذات کا تصور اس پر منحصر ہوتا ہے دیگر افراد کے رجحانات کے جائزہ سے ہی ہم کو اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہم خوبصورت ہیں یا بدصورت مشہور ہیں یا غیر معروف۔ دیگر لوگوں کے رد عمل کے مشاہدہ سے ہی ہم اپنے آپ کا اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہیں۔

سماجی آئینۂ ذات کے تین مدارج

کولے نے سماجی آئینہ ذات کے نظریہ کو سہ مرحلہ جاتی طریق قرار دیا ہے۔ (۱) پہلے مرحلہ میں فرد کی ذات کا تصور دوسروں کی نظروں میں کیسا ہوتا ہے۔ (۲) دوسرے مرحلہ میں فرد یہ تصور کرتا ہے کہ دوسروں کی نظر میں وہ کیسا نظر آتا ہے۔ (۳) آخری مرحلہ میں فرد اپنے اعمال کا جائزہ دوسروں کے فیصلہ کے مطابق کرتا ہے۔ سماجی آئینہ ذات کے طریق کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اپنی ذات کے بارے میں مثبت اور منفی احساسات کی تشکیل کرتے ہیں۔ ہم اپنے اعمال کی تفہیم اور محاسبہ کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ ہم سماجی آئینہ میں دیکھتے ہوئے اپنے مقام یا تصور کو قابل قبول بناتے ہیں۔" ہمارا تصور ذات بڑھ جاتا ہے" اور ہمارا برتاؤ دہرایا جاتا ہے۔ اگر ہمارا مقام ناقابل قبول ہے تو ہمارا تصور ذات کم ہوجاتا ہے اور ہمارے برتاؤ میں تبدیلی آجاتی ہے یہ ایک شعوری طریق نہیں ہے اور یہ چیزیں مخصوص حالات میں کامیاب طور پر

ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

فرد کے اعمال و کارکردگی سے متعلق تصور اس کے ذہن میں رونما ہوتا ہے ۔ سماجی آئینہ ذات کا طریق فرد کے اپنے برتاؤ کے بارے میں دوسروں کے رد عمل سے متعلق اپنے احساسات کے محاسبہ کی پیداوار ہے ۔ بعض اوقات سماجی آئینہ ذات دوسروں کے حقیقی احساسات اور خیالات کی عکاسی نہیں کرپاتا۔ مثال کے طور پر بچہ کی شرارت پر سزا دی جاتی ہے جو اصلی معنوں میں بچہ کے نقطہ نظر سے غلط ہوتا ہے ۔ ایک بچہ کو نا مناسب اوقات میں سونے کے لیے کہتے ہیں وہ یہ نہیں جانتا کہ وہاں اس کے ماں باپ سنجیدہ گفتگو کر رہے ہیں اور وہاں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ وہاں پر بچہ کا یہ فیصلہ غلط ہے کہ اس کے ماں باپ نے اس کو سزا دی ہے اور اس کو غیر اہم فرد سمجھا گیا ہے ۔ یہاں پر لوگوں کے خیالات اور احساسات کی غلط تاویل ہوتی ہے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سماجی آئینہ ذات کا طریق جاری نہیں ہے ۔ بچہ یہ سوچتا ہے کہ اس کے ماں باپ اس کو سزا دینا چاہتے تھے کیوں کہ ان کا خیال بچہ کے متعلق کچھ ایسا ہی تھا۔

بہر حال کسی کا تصور ذات دوسروں کے یکساں اثر کا نتیجہ نہیں ہوتا۔ بعض لوگ دوسروں کے تاثرات کا غلط فیصلہ کرسکتے ہیں ۔ ہم۔ دوسروں کے احساسات کو راست طور پر نہیں اپنا سکتے ۔ لیکن ان احساسات کی تفہیم کرسکتے ہیں ۔ ہم سب دوسروں کے خیالات کا غلط محاسبہ کرسکتے ہیں اور نتیجتاً ہمارے پاس اعلیٰ یا ادنیٰ تصورات ذات تشکیل پاتے ہیں لیکن خواہ ہم اپنے مقام کی صحیح تاویل کریں یا غلط ہمارا تصور ذات سماجی بین عمل کا نتیجہ ہوتا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

خالی جگہوں کو پر کیجیے ۔

1۔ ___________ ایک اہم تصور ہے جس کو سماجیت کے ذریعہ اپنایا جاتا ہے ۔

2۔ ___________ ایک سماجی پیداوار ہے جو بین عمل کے ذریعہ ساری عمر تخلیق پاتا اور بدلتا رہتا ہے ۔

3۔ چارلس بارٹن کولے نے ___________ کے تصور کو وضع کیا۔

4۔ ___________ کو اس تصور کے ساتھ اپنایا جاتا ہے کہ وہ دوسروں کی نظر میں کیسا ہے ۔

5۔ صحیح ہے یا غلط کی نشاندہی کیجیے ۔

(1)۔ ذات (Self) شخصیت کا وہ حصہ ہے جو فرد کے تصور ذات پر مشتمل ہوتا ہے ( ) ( )

(2)۔ اکتسابی طریق میں بچہ اپنے بارے میں دوسروں کے احساسات کا خیال نہیں کرتا۔ ( ) ( )

(3)۔ ذات کا احساس ملکیت کے احساس سے پیدا ہوتا ہے ۔ ( ) ( )

6۔ " دوسرے اہم " (Significant Others) کون ہیں ؟

____

____

7 ۔ سماجی آئینہ ذات کے تین مدارج کیا ہیں ؟

____

____

____

16.4 میڈ کا نظریہ

جارج ہربرٹ میڈ (1931 _ 1863) سماجیت کے نظریات پیش کرنے والوں میں کافی اہمیت کا حامل ہے ۔ اس نے بتایا کہ سماجی بین عمل فرد میں احساس ذات کی نشو نما میں کس طرح مدد کرتا ہے ۔ میڈ کولے کے کئی خیالات سے متفق ہے ۔ اس نے پہلی بار علاماتی بین عمل ۔ (Symbolic Interaction) کی اصطلاح وضع کرتے ہوئے اہم کارنامہ انجام دیا ہے ۔ یہ افراد کے درمیان وہ بین عمل ہے جو علامات، اشارات، چہرہ کے احساسات اور زبان کے ذریعہ انجام پاتے ہیں ۔ زبان ترسیل کا ذریعہ ہے جو سماجی اکتساب ہے اور انتہائی اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور یہ اظہار خیال کی سادہ شکل ہے ۔ دماغ کے ذریعہ ہم اپنے اور دوسروں کے برتاؤ کی تفہیم کرتے ہیں ۔

16.4.1 ذات (Self) کے دو حصے ۔ "مجھے" اور "میں"

میڈ نے انسانی شخصیت کو سماجی پیداوار سے زیادہ اہم قرار دیا ہے اس نے ذات (Self) کو دو حصوں "مجھے" (Me) اور "میں" (I) میں تقسیم کیا ہے ۔ "مجھے" (Me) ذات کا وہ حصہ ہے جو سماجیت کے ذریعہ تشکیل پاتا ہے ۔ "مجھے" (Me) سماجی معیارات، توقعات اور فرد کی سماجی ذمہ داری جیسے سماج کے حاصل کردہ تقاضوں کی نمائندگی کرتا ہے ۔ اس کی سماجی خصوصیت کی بناء پر پیش قیاسی اور توافق پیدا ہوتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انسانی فطرت بے ساختہ اور ناقابل پیش قیاسی ہوتی ہے ۔ اور "میں" غیر سماجیت یافتہ ذات کی بے ساختہ، خود غرض اور فطری خصوصیات کی نمائندگی کرتا ہے ۔ جب فرد سماجی زندگی میں حصہ لیتا ہے تو "میں" کا "مجھے" سے لگاتار بین عمل جاری رہتا ہے ۔ مثال کے طور پر آپ کو "میں" یا "مجھے" کا تجربہ ہوتا ہے ۔ جو کوئی احساس جاگتا ہے تو آپ سوچتے ہیں "میں یہ محسوس کرتا ہوں یا مجھے یہ چاہیئے" لیکن آپ اپنے احساسات اور جذبات کے مطابق کام نہیں کرتے ۔ آپ اپنے آپ کو دوسروں کے مطابق ڈھالتے ہیں آپ یہ سوچتے ہیں کہ آپ کے عمل پر دوسروں کا کیا رد عمل ہوگا ۔ تب آپ سوچیں گے "وہ شاید مجھ پر غصہ ہونگے" یا "وہ مجھ پر ہنسینگے" ۔ ان خیالات کی تشکیل دوسروں کے احساسات سے ہوتی ہے یہ آپ کی "مجھے (Me) کی شخصیت کا حصہ ہے ۔ میڈ کا خیال ہے کہ بیرونی نقطہ نظر کے ذریعہ ہم اپنے آپ پر قابو پاسکتے ہیں اور اپنے برتاؤ کو باقاعدہ بناسکتے ہیں ۔ ہم دوسروں کے مقام پر ہوتے ہوئے اپنا جائزہ لیتے ہیں اور دوسروں کی سرگرمیوں کو دیکھتے ہوئے اپنے برتاؤ کو منظم کرتے ہیں ۔ اس کا کہنا ہے کہ "میں" (I) بے ساختہ ہے اور "مجھے" (Me) سماجی تجربات کا نچوڑ ہے ۔ ذات کی نشو نما میں "میں" اور "مجھے" دونوں شامل ہیں اور دونوں میں لگاتار مشاورت جاری رہتی ہے ۔ میڈ اسے ذہنی بین عمل (Minding) کہتا ہے ۔

16.4.2 عمومی دیگر (Generalised Other) کا تصور

میڈ نے یہ نوٹ کیا کہ سماجیت کا مقصد یہ پیش بینی ہے کہ دوسرے ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں اور اس طرح اپنے برتاؤ کا جائزہ لینا اور کنٹرول کرنا ہے ۔ جائزہ لینے اور کنٹرول کرنے کی صلاحیت دوسروں کے رول ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے تاکہ کسی فرد کو دوسروں کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے ۔ ابتدائی عمر میں بچے اپنے ماں باپ کے رجحانات کو اپناتے ہیں جن کو "خصوصی دیگر" (Particular Others) کہا جاتا ہے ۔ جیسے جیسے ان کی عمر بڑھتی جاتی ہے وہ سماج کی توقعات یا تقاضوں کو اپناتے ہیں جسے عمومی دیگر (Generalised Other) کہا جاتا ہے ۔ یعنی جب بچہ 10 یا 12 سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو وہ دوسروں کے رول کو اپناتے ہوئے تقابل کرنے کی صلاحیت پیدا کرلیتا

ہے ۔ تب بچہ کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ ایک اوسط آدمی کا جائزہ لے سکے جسے میڈ نے عمومی دیگر کہا ہے ۔ لوگ عمومی دیگر سے متعلق اپنے رجحانات کی تشکیل کرتے ہیں جب وہ اپنے آپ میں معاہدہ سے بخوبی واقف ہیں ۔ اگر تمام افراد کا کسی عنوان کے بارے میں ایک ہی خیال ہے تو آپ کے لئے یہ آسان ہے کہ آپ اس کے بارے میں کسی عمومی نتیجہ پر پہنچ جائیں ۔ لیکن جب متضاد نقاط نظر ہیں تو یہ طے کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ کس کا خیال زیادہ عام ہے ۔ بچے ہمیشہ دوسروں کے خیالات کا تقابل کرتے ہیں تاکہ وہ طے کر سکیں کہ عمومی دیگر کا کیا خیال ہے اور کمیونٹی کا اوسط نقطہ نظر کیا ہے ۔

جس شخص کو عمومی دیگر کا واضح شعور ہوتا ہے وہ دوسروں کے مختلف خیالات کے باوجود اپنے لیے صحیح طرز عمل اختیار کر سکتا ہے ۔ خواہ وسیع تر گروہ کے عمومی خیالات سے یہ مختلف ہی کیوں نہ ہو ایسا شخص جو خاطر خواہ معلومات رکھتا ہے اس میں زیادہ خود اعتمادی پائی جاتی ہے اور کم خود اعتمادی رکھنے والوں کے مقابلہ میں وہ نئے حالات میں صحیح فیصلہ کر سکتا ہے ۔

16.4.3 کھیل اور گیم کا مرحلہ

میڈ کا خیال ہے کہ "کھیل" سیکھنے کا اہم ذریعہ ہے بچے کھیل کے دوران دوسروں کے رول کو اختیار کرتے ہیں ۔ مثلاً بچے جب گڑیا کا کھیل کھیلتے ہیں تو کبھی وہ ایک ماں، نرس، ڈاکٹر یا ٹیچر کا رول اختیار کرتے ہیں ۔ میڈ نے نشوونما کے دو مراحل کے درمیان امتیاز کیا ہے جسے، کھیل (Play) اور گیم (Game) کا مرحلہ کہتے ہیں ۔ اس کا خیال ہے کہ کھیل کود (Game) بچہ کی نشوونما کا اہم پہلو ہے کیوں کہ بچہ ایک، کردار کو ادا کرتے ہوئے اپنی معلومات میں اضافہ کرتا ہے اور اپنے خیالات سے ہٹ کر دوسروں کے نقاط نظر کو اپنا لیتا ہے ۔ ایک لڑکی گڑیا سے کھیلتے ہوئے اپنے آپ کو ماں کے رول میں ڈھالتی ہے اور گڑیا کو اپنا بچہ سمجھتی ہے ۔ اس کے ذریعہ وہ برتاوی رول (Role Behaviour). کا علم حاصل کرتی ہے ۔

بچے مل کر کھیلتے ہوئے اپنی سرگرمیوں کو پیچیدگی کے ساتھ منظم نہیں کرتے کھیل کا مرحلہ 5 یا 6 سال کی عمر میں آتا ہے کھیلنے والے بچوں کے درمیان بین عمل ہوتا ہے ۔ مثلاً عام طور پر بھائی اور بہن ایک ڈاکٹر اور نرس کا کھیل کھیلتے ہیں ۔ یہ اپنے کردار بالکل علحدہ لیکن پوری صلاحیت کے ساتھ نہیں نبھا پاتے جو مکمل آزادانہ نوعیت کے ہوتے ہیں ۔ جب بچے کھیل کود کے مرحلہ کو پہنچ جاتے ہیں تو وہ برتاؤ کے نئے انداز اور مختلف اقسام کے رول سے واقف ہوتے ہیں بچوں کے درمیان بین عمل سے نئی اشکال رونما ہوتی ہیں ۔ یہ 5 سال کے بچہ کو سکھانا ممکن نہیں ہے ۔ ان کو بیاٹنگ کرنا، کیچ لینا اور دوڑنا سکھایا جاتا ہے لیکن بیک وقت وہ تمام رول ادا نہیں کر سکتے اس لئے وہ گیم کو سمجھ نہیں سکتے ۔

بچے 10 یا 11 برس کی عمر میں کھیل کی مشق کرتے ہوئے عمومی دیگر (Generalized Other) کے رول کو اپناتے ہیں ۔ ایک بڑے گروہ کے معیار برتاؤ کے مطابق اپنے برتاؤ کا جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں ۔ وہ اصولوں اور نظریات پر بحث کرتے ہوئے حقائق کے مختلف نقاط نظر کی تفہیم کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس قسم کی دانشورانہ فکر بالغ عمر میں منظم ہوتی ہے ۔ ایک بالغ فرد مختلف سائنسی نظریات کی تفہیم کی کوشش کرتا ہے اور وہ ایک " مستحکم پایہ دار حقیقت (Stable Self Consistent Reality) کو اخذ کر لیتا ہے ۔ عمومی دیگر کے (Generalized Other) ذریعہ اس بات کو پیش کیا گیا ہے ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

8۔ جارج ہربرٹ میڈنے ________ کا تصور دیا۔

9۔ علاماتی بین عمل افراد کے مابین ________ کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔

10۔ ________ وہ ذریعہ ترسیل ہے جسے سماجی طور پر سیکھا جاتا ہے۔

11۔ انسانی شخصیت دو حصوں میں منقسم ہے ________ ________۔

12۔ ________ ذات کا وہ حصہ ہے جو سماجیت کے ذریعہ تشکیل پاتا ہے۔ اور ________ ذات کا غیر سماجیت یافتہ پہلو ہے۔

13۔ فرد سماجی زندگی میں شرکت کرتا ہے تو ________ ________ کے ذریعہ لگاتار بین عمل ہوتا ہے۔

14۔ ابتدائی عمر میں بچہ ________ کے توقعاتی نمونوں کو اپناتا ہے۔ اور بعد کے دور میں ________ طریقے اپناتا ہے۔

15۔ ________ سیکھنے کا اہم پہلو ہے۔

16۔ سگمنڈ فرائڈ ________ کا بانی ہے۔

17۔ فرائڈ نے سماجیت کے طریق کے ________ عوامل اور ________ قوتوں پر زور دیا ہے۔

16.5 فرائڈ کا نظریہ

سگمنڈ فرائڈ (1939 ـ 1856) تحلیل نفسیات کے بانیوں میں سے ایک تھا۔ وہ گذشتہ صدی کا حقیقی مفکر سمجھا جاتا ہے اور اس کے بعض نظریات اب بھی مقبول ہیں۔ کولے اور میڈنے ذات (Self) کو سماجی تخلیق کہا ہے۔ فرائڈ طریق سماجیت کے حیاتیاتی عوامل اور جذباتی قوتوں پر زور دیتا ہے۔ فرائڈ کا خیال ہے کہ زیادہ تر انسانی برتاؤ لاشعوری ہوتا ہے۔ انسان اپنے اعمال سے نا واقف ہوتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ ابتدائی بچپن کے واقعات اور تجربات یادداشت میں پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن وہ فرد کی شخصیت کی تشکیل میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ لاشعوری محرکات جو انسانی برتاؤ کی رہنمائی کرتے ہیں وہ خواب، لغزش زبان طویل انٹرویو کے دوران ظاہر ہوتے ہیں۔ جنھیں وہ تحلیل نفسی کا نام دیتا ہے۔

فرائڈ کا کہنا ہے کہ انسان میں بنیادی جبلتیں جیسے سیکس اور جذبہ جارحیت پیدائشی طور پر پائے جاتے ہیں اور ان جبلتوں پر کنٹرول نہ کیا جائے تو سماج میں نظم بر قرار نہیں رہ سکتا۔ اس طرح فرد اور سماج کے تعلقات کے درمیان مسلسل ٹکراؤ جاری رہتا ہے۔ اسی لیے فرد کو سماج کے اصولوں کی پابندی ضروری ہے اور وہ ان اصولوں کو فرد پر لاگو کرتا ہے۔ اکثر اس قسم کی پابندیاں اعصابی بد نظمی اور شخصیتی انتشار کا سبب بنتی ہیں۔ فرائڈ نے سیکس کنٹرول پر زور دیا ہے۔ اس نے کہا کہ یہ جبلت بچوں (نوجوان بچوں) میں بھی پائی جاتی ہے جو فرد اور سماج میں تصادم کا سبب بنتی ہے۔

16.5.1 شخصیت کے تین حصے ۔ لاشعور تحت شعور اور شعور

فرائڈ کے مطابق شخصیت کے تین اہم پہلو ہیں ۔اڈ (id)، انا (Ego)اور فوق انا (Super Ego) ۔اڈ شخصیت کا وہ حصہ ہے جو کسی فرد میں جبلتوں (drives) پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ بچپن سے لے کر ساری زندگی جاری رہتا ہے ۔ اڈ مکمل طور پر لاشعوری ، فطری ، غیر سماجی ، خود غرض جارحیت پسند اور سماج دشمن ہوتا ہے ۔اڈ کا مقصد بنیادی حتیاجات اور جبلتوں کی فوری تکمیل ہوتا ہے ۔ ان تمام باتوں کو جیسے جارحانہ تشدد ناجائز جنسی خواہشات اور دیگر غیر سماجی سرگرمیاں ایک مہذب معاشرہ میں ناقابل برداشت ہوتی ہیں ۔ایک کم عمر بچہ کی ذات (Self) مکمل طور پر اڈ سے بھری ہوتی ہے لیکن بچہ دوسروں سے ربط کے ذریعہ اپنے آپ پر قابو پانا سیکھتا ہے ۔ .

انا (Ego)

فرائڈ کے مطابق انا سماجی تجربات کے ذریعہ تشکیل پاتا ہے اور یہ ذات کا بہت ہی کار آمد اور حساس حصہ ہے ۔ با الفاظ دیگر انا یعنی ذات کا شعور دو فرائض انجام دیتا ہے ۔ ایک تو یہ کہ وہ اڈ کی پیدا کردہ خواہشات اور فوق انا کی جانب سے پیدا ہونے والے سماج کے جائز مطالبات کے درمیان توازن رکھتا ہے ۔دوسرے یہ کہ شخصیت اور سماجی ماحول کے درمیان ایک ثالث کا کام کرتا ہے ۔ اگر ذات ، اندرون شخصیت اور ، شخصیت اور سماج کے درمیان متوازن ہم آہنگی کو بر قرار رکھتا ہے تو فرد مکمل طور پر مطابقت پیدا کرلیتا ہے ورنہ شخصیت اور تصور ذات بہت زیادہ کمزور پڑ جاتے ہیں ۔

فوق انا (Super Ego)

فوق انا ذات کا اخلاقی اور معیاری پہلو ہے یہ سماج کے حاصل کردہ برتاوی نمونے جیسے " کرنا چاہیئے اور ہونا چاہیئے ۔ " کو اپناتا ہے ۔ فرائڈ کا خیال ہے کہ سماج کا زیادہ تر کام فوق انا ہی انجام دیتا ہے ۔ یہ کنٹرول کرنے کا فریضہ انجام دیتا ہے ۔ فوق انا اقدار ، معیارات ، عقائد اور رجحانات پر مشتمل ہوتا ہے جن کو فرد سماجیت کے ذریعہ اپناتا ہے ۔یہ فوق انا ہی ہے جو سماج کے پسندیدہ جبلی خواہشات کے اظہار کے لیے فرد کی رہنمائی کرتا ہے ۔ ساتھ ہی ساتھ یہ ناپسندیدہ برتاؤ کی مذمت کرتا ہے ۔ اڈ اور فوق انا کے درمیان مسلسل ٹکراؤ ہوتا رہتا ہے ۔ سماجی زندگی میں فوق انا خواہشات اور جبلتوں کو قابو میں کرتا ہے ۔ اس بات کا ذکر کیا جاچکا ہے کہ انا شخصیت کا با شعور عقلی پہلو ہے جو اڈ اور فوق انا کے درمیان ثالث کا کام کرتا ہے ۔ انا فرد کے برتاؤ کو قابو میں رکھتا ہے اور اس کو فوق انا کے حدود میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے ۔ مثال کے طور پر آدمی یہ جانتے ہوئے بھی کہ چوری ایک سماجی گناہ ہے اس میں یہ خواہش جاگتی ہے کہ وہ دوکان سے گھڑی چرالے ۔ انا عقلی دلائل فراہم کرتا ہے جو اڈ اور فوق انا کے درمیان جاری تصادم کو ختم کرتا ہے ۔ فوق انا اس عمل کے نتائج سے متعلق ضروری مواد فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ حالانکہ عصمت ریزی ، قتل اور چوری جیسے جرائم سے اڈ کا ہمیشہ کنٹرول میں رہنا ضروری نہیں ہے ۔ بعض اوقات اڈ کی جبلی خواہشات کا بالواسطہ طور پر اظہار ہوتا ہے کیونکہ آدمی خود اور دیگر قانونی نتائج سے واقف ہوتا ہے اور وہ قتل کے ارادہ سے باز آتا ہے اور اپنے دشمن کو دھمکیاں دیتا ہے ۔

فوق انا ان خواہشات کو روکتا ہے اور ہم کو ان سے متعلق مناسب معلومات فراہم کرتا ہے تاکہ ہم اپنے اعمال کا مشاہدہ کرتے ہوئے

ان کا جائزہ لے سکیں ۔ یہ ہم کو سماج کے مسلمہ معیارات کے مطابق ہونے کی تلقین کرتا ہے ۔

فرائڈ نے اس پر بحث نہیں کی ہے کہ انسانی دماغ تین زمروں میں منقسم ہے ۔ اس نے صرف ایک نظریہ پیش کیا ہے تاکہ ذات (Self) اور شخصیت کی تشکیل کو سمجھا جاسکے ۔ بعض نفسیات داں اب بھی میڈ کے نظریہ کو ہی کار آمد سمجھتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

18۔ صحیح ہیں یا غلط کی نشاندہی کیجیے ۔

(1) فرائڈ کے مطابق سماج میں سماجی نظم بنیادی خواہشات جیسے سیکس اور جارحیت کو کنٹرول کرتے ہوئے حاصل کیا جاسکتا ہے ( )

(2) فرد اور سماج کے رشتہ کے درمیان اکثر تصادم ہوتا رہتا ہے ۔ ( )

(3) شخصیت صرف دو حصوں میں منقسم ہے ۔ ( )

(4) شخصیت کا وہ حصہ جو خواہشات پر مشتمل ہوتا ہے اڈ کہلاتا ہے ( )

(5) انا ذات کا اخلاقی پہلو ہے ۔ ( )

(6) انسانی دماغ تین زمروں میں منقسم ہے ۔ ( )

(7) شخصیت فرد اور ماحول کے درمیان بین عمل کی پیداوار نہیں ہے ۔ ( )

16.6 خلاصہ

ہم یہ جان چکے ہیں کہ شخصیت کی نشو نما اور ذات کی تشکیل سماجیت کے ذریعہ وجود میں آتی ہے ۔ ذات کسی بھی فرد کی سماجی یا شخصی شناخت کا انفرادی شعور ہے ۔ کولے نے اس کو سماجی نشو و نما کا نام دیا ہے ۔ دوسروں کے جوابی طرز سے ذات کی نشو و نما ہوتی ہے ۔ با الفاظ دیگر اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے یہ خیال رکھتے ہوئے کہ ہم دوسروں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں اس تصور کے ساتھ ذات نشو و نما پاتی ہے ۔ ہمارے متعلق اپنا نقطہ نظر لوگوں کے تصور کے زیر اثر ہوتا ہے ۔ ہم اپنی روز مرہ کی زندگی میں ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں اور دوسروں کے برتاؤ کا جائزہ لیتے ہیں اس بات کا تصور بھی کرتے ہیں کہ ہمارے بارے میں لوگوں کی رائے کیا ہے ۔

کولے کی طرح میڈ کا خیال ہے کہ ذات پیدائش کیساتھ موجود نہیں رہتی بلکہ اس کی سماجی نشو و نما ہوتی ہے ۔ ذات سماجی تجربات اور دوسروں سے ربط کی وجہ سے وجود میں آتی ہے ۔ میڈ نے علاماتی بین عمل کے تصور کی وضاحت کی ہے ۔ اس نے زبان کی ترقی اور بین عمل کے ذریعہ سماجی رول کو سیکھنے پر زور دیا ۔ بچے جب اپنے اور اپنے برتاؤ کے بارے میں سوچتے ہیں تو وہ دوسروں کے رجحانات کو اپناتے ہیں اور ان میں خود آگاہی کا جذبہ آجاتا ہے ۔ ان رجحانات اور دوسروں کی تفریقات کی بناء پر ذات کی نشو و نما ہوتی ہے ۔ بین عمل کے ذریعہ سماجی رول کو سیکھتے وقت بچے " عمومی دیگر " اور ساتھ ہی " خصوصی دیگر " کے تصورات سے متاثر ہوتے ہیں ۔ میڈ نے " میں " (I) اور " مجھے " (Me) کے درمیان امتیاز کیا ۔ " میں " (I) ایک جذباتی اور غیر منظم ذات پر مشتمل ہوتا ہے اور " مجھے " (Me) ایک سماجیت یافتہ ذات ہوتی ہے جو اصول اقدار اور توقعات سے عبارت ہوتی ہے ۔ اس نے یہ نہیں کہا ہے کہ فرد اور سماج میں تصادم ہے بلکہ اس کے مطابق "

میں "کبھی بھی "مجھے" کے زیر کنٹرول نہیں رہا۔

فرائڈ کا خیال ہے کہ ذات تین حصوں پر مشتمل ہوتی ہے ۔جسے اڈ، تحت انا اور فوق انا کہا جاتا ہے ۔اس نے زور دیا کہ شخصیت کا وجود فرد اور ماحول کے درمیان بین عمل سے ہوتا ہے ۔اس نے محسوس کیا کہ سماجیت کے طریق نے فرد کو سماجی تقاضوں کے مطابق موافقت پیدا کرنے اور بیشتر بنیادی خواہشات کو کچل دینے میں مدد دی ہے۔

16.7 کلیدی الفاظ

اڈ (Id) : اڈ شخصیت کا وہ حصہ ہے جو جبلتوں پر مشتمل ہوتا ہے ۔

انا (Ego) : انا وہ پہلو ہے جو سماجی تجربات اور ذات کے حساس حصہ کے ذریعہ وجود میں آتا ہے ۔

فوق انا (Super Ego) : یہ ذات کا اخلاقی پہلو ہے

16.8 سفارش کردہ کتابیں

1. Neil J. Smellser : Sociology an Introduction
2. Vidya Bhushan and Sachdeva : Fundamentals of Sociology
3. Leonard Broom & Philip Selznick : Sociology A Text with Adapted Readings
4. Gisbert P. : Fundamentals of Sociology
5. Ogburn W.F. & Nimkoff : A Hand Book of Sociology
6. Johnson Harry M. : Sociology : A Systematic Introduction

16.9 نمونہ امتحانی سوالات

I۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے۔

1۔ کولے کے نظریہ سماجی آئینہ ذات کو مثالوں کے ذریعہ سمجھایئے۔

2۔ ذات (Self) سماجی تخلیق کس اعتبار سے ہے ؟

3۔ "کیا آپ محسوس کرتے ہیں کہ فرائڈ اور کولے میں ذات کی ماہیت پر بنیادی اختلافات ہیں۔" سمجھایئے۔

II۔ مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب پندرہ (15) سطروں میں لکھیے۔

1۔ سماجی ذات کیا ہے ؟

2۔ علاماتی بین عمل سے کیا مراد ہے ؟

3۔ عمومی دیگر (Generalized Other) سے کیا مراد ہے ؟

4 ۔ فوق انا (Super Ego) کیا ہے ۔

16.10 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1۔ ذات

2۔ ذات

3۔ سماجی آئینہ ذات

4۔ تصور ذات

5۔ (1) صحیح

(2) غلط

(3) صحیح

6۔ بچہ، ماں، باپ، دادا، دادی، اساتذہ، کھیل کود کے ساتھیوں کی پسندیدگی اور منظوری چاہتا ہے ۔ بچہ اپنے آپ کو دوسروں کی نظروں سے دیکھتا ہے جو اس کے لے اہم ہوتے ہیں ان کو "دوسرے اہم" (Significant Otherts) کہا جاتا ہے ۔

7۔ (1) پہلے مرحلہ میں فرد یہ تصور کرتا ہے کہ وہ دوسروں کو کیسے نظر آتا ہے ۔

(2) دوسرے مرحلہ میں وہ یہ تصور کرتا ہے کہ دوسرے اس کے برتاؤ کا کیسے جائزہ لیتے ہیں۔

(3) تیسرے مرحلہ میں وہ اپنے اعمال کا جائزہ دوسروں کے فیصلہ کے مطابق لیتا ہے ۔

8۔ علاماتی بین عمل

9۔ علامات

10۔ زبان

11۔ "مجھے" اور "میں"

12۔ مجھے ۔ میں

13 میں ۔ مجھے ۔

14۔ خصوصی دیگر ۔ عمومی دیگر

15۔ کھیل

16۔ تحلیل نفسی

17۔ حیاتیاتی ۔ جذباتی

18۔ (1) صحیح

(2) صحیح

(3) غلط

(4) صحیح

(5) غلط

(6) صحیح

(7) غلط

مترجم : جناب محمد عبدالعلیم

اکائی 17 سماجیت کی ایجنسیاں

ساخت

17.0 مقاصد

17.1 تمہید

17.2 سماجیت کی ایجنسیاں

17.2.1 خاندان

17.2.2 مدرسہ

17.2.3 ہم عمر گروہ

17.2.4 ذرائع ابلاغ

17.3 خلاصہ

17.4 کلیدی الفاظ

17.5 سفارش کردہ کتابیں

17.6 نمونہ امتحانی سوالات

17.7 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

17.0 مقاصد

اس اکائی کا مقصد آپ کو سماجیت کی اہم ایجنسیوں سے واقف کروانا ہے۔
اس اکائی کو مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ

- فرد کی سماجیت خاندان مدرسہ، ہم عمر گروہ اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ کیسے ہوتی ہے سمجھا سکیں۔

17.1 تمہید

ہم یہ جان چکے ہیں کہ ذات (Self) اور شخصیت (Personality) سماجیت کے طریق کے ذریعہ تشکیل پاتے ہیں۔ ہر سماج ایک مخصوص قسم کی شخصیت کی تشکیل کرتا ہے۔ مخصوص سماجی ڈھانچوں اور مخصوص شخصیتوں کے درمیان ایک خاص رابطہ ہوتا ہے مثلاً کمیونٹی کے ڈھانچہ کے اعتبار سے شہری اور دیہی افراد کی شخصیتیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ ان دو قسم کی شخصیتوں کے درمیان واضح فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح افراد مخصوص حالات میں یعنی خاندان، مذہب اور کمیونٹی وغیرہ کے مخصوص تجربات سے ہمکنار ہوتے ہیں

تو تخصیتیں کسی حد تک ان اداروں کے زیر اثر ہوتی ہیں جہاں سماجیت کا طریق انجام پاتا ہے ۔

17.2 سماجیت کی ایجنسیاں

ہر فرد کی پرورش مختلف حالات میں ہوتی ہے اور وہ سماجیت کی **مختلف ایجنسیوں کے زیر اثر ہوتا ہے** ۔ ہر فرد کی شخصیت ایک خاص کمیونٹی ، خاندان ، ہم عمر افراد کے گروہ اور ذرائع ابلاغ کا نتیجہ ہوتی ہے ۔ ہم سماجیت کی اہم **ایجنسیوں کا جائزہ لیتے ہوئے سماجیت** کے طریق میں ان کی اہمیت پر بحث کریں گے ۔

17.2.1 خاندان

ہم سابقہ اکائی میں اس بات کو نوٹ کر چکے ہیں کہ نوزائدہ بچہ ایک حیاتیاتی عضویہ سے سماجی عضویہ میں تبدیل ہوتا ہے ۔ بچہ میں ابتدائی رجحانات ، اقدار اور عقائد افراد خاندان کے ذریعہ ہی حاصل ہوتے ہیں جو بچہ کی ابتدائی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں ۔ یہ واضح ہے کہ بچہ جو کچھ بھی تجربہ حاصل کرتا ہے وہ اس کی نشو و نما میں فیصلہ کن اہمیت رکھتا ہے ۔ سماجیت سے متعلق بیشتر تحقیق بچہ کی نشو و نما پر مختلف خاندانی ماحول کے اثرات سے متعلق ہے ۔ ماں باپ کی محبت آمیز نگہداشت بچہ کی تجرباتی زندگی کا ایک اہم عنصر ہے ۔ خاندان ، سماجیت کی اہم ایجنسی کی حیثیت سے فرد کی شخصیت کی نشو و نما کا ذمہ دار ہوتا ہے ۔ خاندان پہلا گروہ ہے جو فرد کو مقصد اور حوصلہ عطا کرتا ہے ۔ یہ سماج کا ایک مسلمہ منظم اور مستقل گروہ ہے جس کے افراد ایک دوسرے سے خونی رشتے شادی یا متبنیٰ ہونے کے باعث ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ وہ ایک جگہ رہتے ہوئے معاشی اعتبار سے ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں ۔ افراد خاندان جیسے بہن ، بھائی اور ماں باپ نو زائدہ بچہ کو سماجی تربیت یافتہ فرد بننے میں مدد کرتے ہیں اور سماجی زندگی میں حصہ لینے کی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں ۔ سماجیت کا سب سے مناسب وقت وہ ہے کہ جب بچہ پانچ برس کا ہوجاتا ہے ۔ بچے خاندان میں سماج کے مروجہ اصول سیکھتے ہیں اور سماج کے بنیادی کردار کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اس عمر میں بچہ اپنے اطراف کی سماجی اور طبعی دنیا سے واقف ہوتا ہے اور خاندانی تعلقات کی بنا پر اس کی پسند اور ناپسند کی تشکیل ہوتی ہے ۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں ، بچے افراد خاندان سے قریبی تعلقات اور محبت آمیز نگہداشت پر مکمل انحصار کرتے ہیں ۔ خاص طور پر وہ اپنی بنیادی ضرورتوں اور اپنی بقاء کے لیے ماں پر انحصار کرتے ہیں ۔ بنیادی ضرورتیں جیسے غذا ، مکان ، محبت وغیرہ بڑی حد تک بچہ کی ذہنی اور جذباتی شخصیت کی نشو ونما کا تعین کرتی ہیں ۔ اسی لئے ماں کی شخصی نگہداشت اور شفقت کم از کم تین سال کی عمر تک انتہائی ضروری ہوتی ہے ۔ بچوں کی تندرستی کے لئے صحت مند غذا بھی اہم ہے ۔ بعض تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ وہ بچے جن کی پرورش یتیم خانوں میں ہوتی ہے اور جو ماں کی ممتا اور نگہداشت سے محروم ہوتے ہیں وہ علحدگی پسندی کا شکار ہوتے ہیں ۔ بچپن میں ماں باپ سے قریبی تعلق بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جو بچے ماں باپ کی قربت سے محروم رہتے ہیں ان میں ابتدائی برتاوی رجحانات اور صلاحیتوں کا فقدان ہوتا ہے جو سماج کے لئے ضروری ہوتے ہیں ۔ ماحول سے دوری کی بناء پر وہ سماج کے اقدار و معیارات کو اپنانے میں ناکام ہوجاتے ہیں ۔ بچہ کی زندگی میں نہ صرف ماں کا ہی اہم رول ہوتا ہے بلکہ پورا خاندان ایک بنیادی اکائی کی حیثیت سے اقدار اور صلاحیتوں کو سکھاتا ہے ۔ بچے اپنے جذبات پر قابو پانا سیکھتے ہیں اور زبان کے ذریعہ اپنے والدین کے رجحانات اور اقدار کو اپناتے ہیں ۔

اس طرح خاندان بچہ کے لئے پہلا حوالہ گروہ ہے ۔ خاندانی ڈھانچہ میں بچہ کے تجربات بیشمار اہم تعلقات پر مبنی ہوتے ہیں ۔

بچپن میں سماجیت

سماج کسی حد تک افراد میں ضبط نفس کا متقاضی ہوتا ہے ۔ بچوں میں ضبط نفس کی تعلیم کی ابتداء ٹائلیٹ ٹریننگ سے ہوتی ہے ۔ آہستہ آہستہ یہ تجربات دوسرے سماجی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں ۔ اس کے بعد بچہ جذبات کو قابو میں رکھنا سیکھتا ہے جیسے ماں باپ پر غصہ کو ضبط کرنا وغیرہ ۔ بچہ اپنے برتاؤ کو سماج کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا سیکھتا ہے ۔ ان تقاضوں سے مایوسی اور بے چینی بھی پیدا ہوسکتی ہے ۔

بچوں کو اقدار سکھانے کے ساتھ ساتھ ضبط نفس کی بھی تعلیم دی جاتی ہے مثلاً جو بچے اپنے کھلونے دوسروں کو نہیں دیتے ان کو تعاون کے اقدار کی تعلیم ضبط نفس کے حصول کے ذریعہ دیجاتی ہے ۔ ان کو اپنے کھلونے دوسرے بچوں کو دینے اور دوسرے بچوں کے کھلونے ان کو دینے کی تربیت دیجاتی ہے ۔ آپسی تعاون کو ضروری سمجھایا گیا ۔ سماجیت کے دوسرے مرحلہ میں بچوں کو بنیادی صلاحیتوں کی تربیت دی جاتی ہے جو ان کی زندگی میں کار آمد ثابت ہوتی ہے ۔ وہ کپڑے دھونا ، پہننا ، کھانا اور دیگر افراد کے ساتھ ہاتھ بٹانا اور بڑوں کی عزت کرنا سیکھتے ہیں ۔ والدین بچوں کو مطالعہ ، ڈرائنگ ، پینٹنگ اور کھیل کود کی بھی مشق کرواتے ہیں جن کی وجہ سے ان کو مدرسہ میں مدد ملتی ہے ۔

سماجیت کے اگلے مرحلہ میں خاندانی بین عمل کے ذریعہ برتاؤ کو سکھایا جاتا ہے اس کے ساتھ ہی بچے اپنے برتاؤ اور افراد خاندان کے برتاؤ کا تقابل کرتے ہوئے تصور ذات کی تشکیل کرتے ہیں ۔ وہ یہ سیکھتے ہیں کہ مخصوص برتاؤ مناسب ہے اور دیگر افراد خاندان کو الگ انداز میں برتاؤ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے ۔ مثلاً ایک لڑکی کھلونوں کے ساتھ کھیلتی ہے جبکہ اس کا باپ ایسا نہیں کرسکتا ۔ وہ یہ محسوس کرتی ہے کہ اس کی ماں اس کے باپ کی بہ نسبت زیادہ وقت اس کی دیکھ بھال میں صرف کرتی ہے اور کبھی کبھار اس کی بہن اس کے ساتھ کھیلتی ہے ۔ بتدریج وہ اپنے رول میں ایک بچہ ، لڑکی اور بہن کے مخصوص قسم کے برتاؤ کا مظاہرہ کرتی ہے لیکن زیادہ تر سماجیت غیر ارادی ہوتی ہے ۔ مثلاً خاندان میں سماجی بین عمل کے رجحانات کی بناء پر بچے مختلف شخصیاتی خصوصیات کی نشو و نما کرتے ہیں ۔ خاندان ایک اہم ایجنسی کی حیثیت سے فرد کو پیدائش سے ہی ذات ، طبقہ ، نسل اور مذہب کی بناء پر انتسابی حیثیت عطا کرتا ہے ۔ یہ تمام فرد کی فطرت اور سماجیت پر شدید اثرات ڈالتے ہیں ۔ مثلاً جو نظریات اقدار اور عقائد بچے سیکھتے ہیں ان کا انحصار زیادہ تر ان کے سماجی طبقوں کے اعمال اور کارکردگی پر ہوتا ہے جن کے مختلف تجربات ہوتے ہیں جیسے دیہی کسان خاندان اور شہری علاقوں میں رہنے والے دولت مند گھرانوں میں پیدا ہونے والے بچے ۔

بچوں کی پرورش کے طریقے سماجی طبقوں میں خاص کر عصری سماج میں جدا جدا ہوتے ہیں ۔ تحقیقاتی مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ متوسط طبقہ کے والدین اپنے بچوں کے لئے بہت زیادہ کھلا ذہن کشادہ دل اور نرم مزاج ہوتے ہیں ۔ وہ بہت زیادہ معقولیت پسند اور بچہ پر جذباتی اپیلوں کے ذریعہ اصول لاگو کرتے ہیں ۔ متوسط طبقہ کے والدین بچوں میں اطاعت کی بجائے انفرادیت کی نشو و نما اور خارجی طاقتوں کے آگے زیر ہونے کی بجائے ضبط نفس پر زور دیتے ہیں ۔ وہ بچہ کو مسابقتی سرگرمیوں میں بہتر مظاہرہ کے لیے بھی ہمت افزائی کرتے ہیں ۔ دوسری جانب مزدور طبقہ سے وابستہ والدین کا رویہ آمرانہ ہوتا ہے اور وہ بچہ سے اطاعت اور توافق کے متمنی ہوتے ہیں یہ والدین زیادہ تر جسمانی سزائیں دیتے ہیں ۔

والدین کے پیشہ وارانہ کردار کے فرق کی وجہ سے سماجی طبقوں میں بچہ کی پرورش میں بھی فرق پایا جاتا ہے ۔ متوسط طبقہ کے والدین کی نرم مزاجی انفرادیت، ضبط نفس اور شخصی کارکردگی جیسی خصوصیات متوسط طبقہ کے پیشوں کے لیے ضروری سمجھی جاتی ہیں۔ اسی طرح مزدور طبقہ سے وابستہ والدین ڈسپلین اور اطاعت پر زور دیتے ہیں کیوں کہ ان کے پیشوں کئے لیے یہ خصوصیات ضروری ہوتی ہیں۔

تحقیقاتی مطالعہ کے مطابق مخصوص قسم کے برتاؤ بچہ کو نشو و نما کے مخصوص مرحلہ میں سیکھنا چاہیئے ۔اس طرح خاندان بچہ کے لیے قربی شخصی تعلقات بہم پہنچاتا ہے جو بچہ کی جسمانی ،سماجی ،نفسیاتی نشو و نما کے لیے نہایت ضروری ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

1۔ خاندان کی تعریف کیجیے

____

____

2 خالی جگہوں کو پر کیجیے

1 ۔ افراد خاندان نوزائدہ بچہ کو ____________ بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

2 ۔ بچے اپنی ماں پر ____________ اور ____________ کے لئے انحصار کرتے ہیں۔

3 ۔ ایک حد تک بنیادی ضرورتوں کی فراہمی ____________ کی تشکیل کو متعین کرتی ہے۔

4 ۔ صحت مند بچوں کی نشو و نما کے لیے ____________ ایک بنیادی ضرورت ہے۔

3 ۔ بچپن میں کونسی چیزیں سکھائی جاتی ہیں۔

____

____

17.2.2 مدرسہ

مدرسہ وہ ایجنسی ہے جو کسی حد تک بچوں کی سماجیت کی ذمہ دار ہے ۔ یہ سماج کی وہ ایجنسی ہے جو بچوں میں مخصوص صلاحیتوں کو پروان چڑھانے اور اقدار کی سماجیت کے لیے رسمی طور پر وجود میں آتی ہے عام طور پر مدرسہ کے تصور سے مراد صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور علم سکھانا ہے۔ مدرسہ تربیت سازی کا مرکز ہے جہاں بچے سماج کے کار کرد اراکین بنتے ہیں۔ یہ اقدار اور معیارات کمیونٹی کے لیے بہت اہم مانے جاتے ہیں ۔ مدرسہ جو اساتذہ اور طلباء پر مشتمل ہوتا ہے ایک ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جو کسی حد تک خاندان سے کم غیر رسمی ہوتا ہے ۔ بچوں کو رسمی طور پر ان کے تمدن کے ٹیکنیکل اور ذہنی ورثہ سے واقف کروایا جاتا ہے ۔ ہر نئی نسل، سابقہ نسل کے سہا برس کے تجربات سے مستفید ہوتی ہے ۔ مدرسہ ۔ بچہ کو نہ صرف رسمی تعلیم کے ذریعہ بلکہ مدرسہ کی دیگر سرگرمیوں جیسے گائیڈس، اسکاوٹس، تحریری اور تقریری مقابلوں، کلچرل پروگراموں، اسپورٹس وغیرہ کے ذریعہ سماجیت کرتا ہے ۔ بچوں کی سرگرمیوں پر کنٹرول کیا جاتا ہے اور ان کو صفائی اور پابندی کے بارے میں سکھایا جاتا ہے ۔ بچوں کا برتاوی کردار وسیع تر سماج سے متعلق ہوتا ہے ۔ وہ کلاس

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE * MANUU * Hyderabad-34. IMC LIBRARY

روم میں بحیثیت ایک طالب علم کے اپنے متوقع کردار کو اپناتے ہوئے ایک تنظیمی گروہ کے فرد، وسیع تر دنیا کے پس منظر میں اچھے شہری کی قدروں کو اپناتا ہے ۔

مدارس میں بچے اساتذہ اور انتظامیہ کے زیر نگرانی ہوتے ہیں جو ان کے رشتہ دار نہیں ہوتے ۔ وہ قوانین ، اصولوں اور احکامات کی پابندی کرنا سیکھتے ہیں ۔ بچہ کی کارکردگی کا دوسروں سے تقابلی جائزہ لیا جاتا ہے ۔ بچہ کے کردار کی نگرانی کیجاتی ہے اور اچھے برتاؤ و کردار پر سراہا جاتا ہے ۔ قابل اعتراض رویہ پر سزا دیجاتی ہے ۔ بچہ سے یہ توقع کیجاتی ہے کہ وہ فرمانبرداری، ضبط نفس اور مطابقت کا مظاہرہ کرے ۔ یہ اس لیے نہیں کہ استاد محبت اور تحفظ فراہم کرتا ہے بلکہ سماجی نظام ایک معیاری برتاؤ کا متقاضی ہوتا ہے ۔

اس طرح مدرسہ کی سماجیت غیر شخصی اصولوں سے فرد کی مطابقت پر زور دیتی ہے یہ وہ مطابقت ہے جو عصری سماج میں کامیاب سماجی کارکردگی میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے ۔ انفرادی طور پر بچہ کی خاص اہمیت نہیں ہوتی بلکہ اس کی حیثیت ایک منظم گروہ کے رکن کی حیثیت سے ہوتی ہے اور وہ ان ہی اصولوں کے تابع ہوتا ہے جن کے تابع دیگر افراد ہوتے ہیں ۔ بچے اپنے آپ کو ان ہی معیارات کو اپنانا سیکھتے ہیں جن معیارات کا اطلاق دوسروں پر ہوتا ہے ۔ اسکول کی زندگی میں شرکت پر بچہ کا انحصار اپنے خاندان سے کم ہوتا ہے اور اس کے برعکس سماج اور قوم سے نئے تعلقات بڑھ جاتے ہیں ۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے ۔

5. صحیح ہے یا غلط کی نشاندہی کیجیے ۔

1۔ مدرسہ بچہ کی ہر قسم کی تعلیم کا مرکز ہے جو اس کو سماج کا سرگرم رکن بناتے ہیں ۔ (   )
2 ۔ تمدن کے ٹیکنیکل ورثہ سے متعلق بچوں کو رسمی تعلیم نہیں دیجاتی ہے ۔ (   )
3 ۔ مدرسہ کی سماجیت فرد کی غیر شخصی اصولوں سے مطابقت پر زور دیتی ہے ۔ (   )
4 ۔ مدرسہ میں بچہ کی کارکردگی کا باضابطہ جائزہ نہیں لیا جاتا ۔ (   )

17.2.3 ہم عمر گروہ

خاندان کے علاوہ ہم عمر گروہ سماجیت کی ایک اہم ایجنسی ہے ۔ اس قسم کے گروہ میں ایک ہی عمر کے افراد ہوتے ہیں اور ان کی سماجی حیثیت بھی ایک جیسی ہوتی ہے ۔ یہ کئی گروہوں پر مشتمل ہوتا ہے جن میں بچہ حصہ لیتا ہے ۔ اس گروہ میں پڑوسی بچے اسکول کے دوست اور کھیل کود کے ساتھی ہوتے ہیں ۔ ہم عمر گروہ کے اپنے معیارات اقدار زبان اور سرگرمیاں ہوتی ہیں ۔ یہ بچوں کے مسائل سے متعلق ایک ایسا نظام ہوتا ہے جس کے کچھ اصول اور قوانین ہوتے ہیں ۔ ہم عمر گروہ بالغ افراد کے گروہوں سے بالکل علاحدہ ہوتا ہے جس کا ایک ذیلی کلچر ہوتا ہے جو بچہ کے مفادات اقدار اور عقائد کے زیر اثر ہوتا ہے ۔

اگرچہ ہم عمر گروہ ، گروہ کے سخت قوانین اصول اقدار اور معیارات کے ذریعہ بچے کی سماجیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ بھی دیگر کئی ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہم عمر گروہ سماجیت کا کام کرتا ہے ۔ بچہ کی سماجیت میں یہ گروہ بہت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے ۔

سب سے پہلے ہم عمر گروہ بچہ کو مساوی حیثیتیں اور تعلقات کے مشاہدہ کا موقع فراہم کرتا ہے ۔ بالفاظ دیگر ان کے درمیانی

تعلقات مساوات کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ بچہ "لو اور دو" کے رجحان کی تشکیل کرتا ہے جو عام طور پر بالغ افراد کے تعلقات کے مابین ممکن نہیں ہے۔ گروہ بچہ کو مساوات دوستی اور نیک نامی کی تعلیم دیتا ہے جو اس کے گروہ کے مفادات کی تکمیل کرتا ہے ہم عمر گروہ بچوں کو مصیبت زدہ کی مدد کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ ذمہ داری تمام افراد پر ہونے کے علاوہ ہر ایک فرد پر بھی ہوتی ہے۔ ایک ممبر کی حیثیت سے گروہ میں قربی تعلقات کی بناء پر بچہ کو تائید اور استحکام حاصل ہوتا ہے۔

ہم عمر گروہ کے اپنے مخصوص تمدن کے ساتھ اس کے اپنے مفادات ہوتے ہیں۔ بچے نئے قسم کے تعلقات کی تخلیق کرتے ہیں جو خاندان اور مدرسہ سے علحدہ نوعیت کے ہوتے ہیں۔ وہ زیادہ آزاد خیال ہوجاتے ہیں۔ ماں باپ اور دیگر افراد سے آزاد ہوتے ہیں۔ اس طرح بچہ نئے جذباتی تعلقات کی تشکیل کرتا ہے اور نئے رول ماڈلس سے شناخت پیدا کرلیتا ہے۔ وہ ایک رکن کے ناطے اپنے آپ کو گروہی معیارات کے مطابق پاتا ہے۔

ہم یہ بات نوٹ کرسکتے ہیں کہ ہم عمر گروہ ایک ہی عمر کے دوست احباب اور کھیل کود کے ساتھیوں کا گروہ ہے جو بچہ کی ذات اور شخصیت کی تشکیل میں گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

ہم عمر گروہ قربی اور بالمشافہ روابط سے عبارت ہوتا ہے۔ خاندان کی طرح اس کو بھی ابتدائی گروہ کہا جاتا ہے۔ یہ ابتدائی گروہ سماجیت کے اہم ایجنٹ ہیں۔ ابتدائی گروہ چھوٹے اور ان کے افراد کے مابین قربی تعلقات ہوتے ہیں اور یہ بچہ کے کردار پر شخصیت کے تعین میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اس طرح ہم عمر گروہ جو افراد کو نئے جذباتی تعلقات کی تشکیل میں مدد دیتا ہے اور افراد کو نئے رول کے نمونوں سے شناخت کروانے کی تعلیم دیتا ہے یہ بچپن کے دور کو ختم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ نوجوان گروہ ایک ایسے ذیلی کلچر کو وجود میں لاتا ہے جو مدرسہ اور خاندان کے کلچر سے مختلف ہوتا ہے اس کے افراد نئے تعلقات کو جنم دیتے ہیں جنکو خاندان اور مدرسہ سختی سے ممنوع قرار دیا ہے اور اس طرح وہ ان دو ایجنسیوں سے قطع تعلق کرکے نئی شناخت اور نئے رول کو وجود میں لاتے ہیں۔ ہم عمر گروہ ایک ایسی ایجنسی ہے جو فرد کی زندگی تمام اپنا کام انجام دیتی ہے۔ خاص کر نوجوانی کے دور میں کافی اثر انداز ہوتی ہے نوجوان افراد اس عمر میں نئی شناخت بناتے ہیں جو خاندان اور مدرسہ میں سیکھے ہوئے سابقہ رجحانات سے مختلف ہوتے ہیں۔ وہ نوجوان جن کا برتاؤ اعتراضی نوعیت کا ہوتا ہے یہ بھی سماجیت کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ ہم عمر گروہ نوجوانوں کی سماجیت کرتا ہے اور نئے اقدار اور معیارات ان کے سابقہ ایجنسیوں سے حاصل کردہ اقدار اور معیارات کے برعکس ہوتے ہیں۔

بعض سماجیات دانوں کا خیال ہے کہ موجودہ سماج میں ہم عمر گروہ سماجیت کی اہم ایجنسی ہے۔ ڈیوڈ ریز مین (David Riesman) کے مطابق ہم عمر گروہ سماجی برتاؤ کا محرک ہوتا ہے۔

17.2.4 ذرائع ابلاغ

ذرائع ابلاغ (Mass Media) دیگر الفاظ میں مواصلات کی اہم اشکال جیسے ریڈیو، ٹی وی، اخبار، رسائل، فلمیں اور دستاویزات پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ سماجیت کی اہم ایجنسی ہے جو پیغام دینے والے اور پیغام وصول کرنے والے کے درمیان بغیر کسی شخصی ربط کے آبادی کے ایک بڑے حصہ تک اس کی رسائی ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ فرد تک سماج کے اقدار، عقائد، روایات اور معیارات کی ترسیل ہوتی ہے۔ ذرائع ابلاغ کے رواج سے پہلے صرف چند لوگ پڑھ سکتے تھے اور اطلاعات زبان کے ذریعہ آہستہ پہنچتی تھی۔ آج خبریں ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ چند لمحوں میں ساری دنیا میں پہنچ جاتی ہیں لوگ موسیقی سن سکتے ہیں یا ڈاکو مینٹری یا ڈرامہ

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE • MANUU • IMC LIBRARY • Hyderabad-32

دیکھ سکتے ہیں۔ ٹیلی ویژن سب سے زیادہ موثر ذریعہ ترسیل ہے۔ یہ سماجی حالات اور سماجی تبدیلی سے متعلق معلومات مہیا کرتا ہے اس میں مختلف عنوانات پر دانشوروں کے خیالات، نظریات اور دیگر چیزیں شامل ہیں۔ اس کے ذریعہ لوگ مختلف کردار اور مختلف طرز زندگی سنتے اور دیکھتے ہیں۔

حالیہ چند برسوں میں لوگوں کا تعلق بچوں پر ٹی وی کی سماجیت سازی کے اثرات سے رہا ہے۔ ٹی وی بچوں کو حقیقی اور تصوراتی دنیا سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے کیوں کہ بچے بڑوں کی طرح حالات کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں اسی لئے وہ غلط فہمی کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ مثلاً تصوراتی خصوصیات یا حالات کو حقیقی سمجھ بیٹھتے ہیں ایک آدمی کے سر پر نہیں مارا جاسکتا۔ پہاڑ سے گرنے کے بعد مسکراتا ہوا آتا ہے۔

بعض صورتوں میں ٹی۔ وی کا دیگر سماجیت کی ایجنسیوں جیسے خاندان، اسکول اور ہم عمر گروہ سے قریبی تعلق ہوتا ہے۔ بچے یہ دیکھتے ہیں کہ جن سماجی اقدار اور معیارات کی تعلیم گھر اور مدرسہ میں دیجاتی ہے ان کو ٹی وی پروگراموں میں دکھایا جاتا ہے۔ بعض اوقات ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ حاصل کردہ اقدار اور نظریات کا سماجیت کی دیگر ایجنسیوں سے تصادم ہوتا ہے۔ مثلاً بچوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ سخت محنت اور اچھی تعلیم کے ذریعہ زندگی میں اچھا مقام پایا جاسکتا ہے لیکن وہ ٹی وی پر بہت ہی آسان طریقوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جیسے کم عمری میں عیش و عشرت کی زندگی۔

بچے انسانی برتاؤ کے نمونوں اور بین عمل سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرتے ہیں وہ مختلف لوگوں مقامات، حالات اور ڈاکٹر، وکیل، عدالت، پولیس وغیرہ سے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔ وہ روز مرہ کے کاروبار میں روپئے کے استعمال سے متعلق طریقوں کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ بچہ کی قوت تخیل میں اضافہ ہوتا ہے۔ ٹی وی پر سائنسی تجربات زیادہ واضح اور زیادہ دلچسپ ہوتے ہیں۔ موجودہ دور میں بچوں کو عام معلوماتی پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ کمیونٹی کے قائدین کا تعارف کروایا جاتا ہے اور ساتھ ہی ان کے سماج کی ترقی کو بھی بتایا جاتا ہے۔

اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ٹی وی نہ دیکھنے والے بچوں کی بہ نسبت ٹی وی دیکھنے والے بچوں میں زیادہ معلومات ہوتی ہیں۔ یہاں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسکول کے بچوں کی حاصل کردہ معلومات کبھی غلط راہ پر نہیں لیجاتی۔ مثلاً ایک وکیل ہمیشہ اپنے کیس نہیں جیتتا، ایک ڈاکٹر کا آپریشن ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا۔ نفسیات داں کا خیال ہے کہ بچے اپنے اطراف و اکناف رہنے والے افراد کے برتاؤ کی نقل کرتے ہیں۔ ٹی وی پر تشدد آمیز پروگراموں کا بچوں پر اثرات کا جائزہ لینے کے لیے بعض تحقیقاتی مطالعے کئے گئے ہیں۔ ان مطالعوں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بچہ جتنے زیادہ پر تشدد پروگرام دیکھے گا اس کا برتاؤ اتنا ہی جارحانہ ہوگا۔ ان کا یہ بھی خیال ہے کہ نوجوانوں میں جارحیت کی وجہ ٹی وی کے تشدد آمیز پروگرام ہیں۔ لیکن تمام سائنسداں اس خیال سے اتفاق نہیں کرتے۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ٹی وی سماجیت کی ایک طاقتور ایجنسی ہونے کے ساتھ ساتھ نقصان رساں ایجنسی بھی ہے۔ یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو ٹی وی پروگرام دیکھنے پر پابندی لگائیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

خالی جگہوں کو پر کرو

6۔ سماجیت کی تیسری اہم ایجنسی ____________ ہے

7 ہم عمر گروہ بچوں کے مسائل سے متعلق نظام (Child Oriented System) ہے۔ جس کے اپنے ________ ہیں۔

8۔ ہم عمر گروہ کے اراکین کے مابین تعلقات ________ کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔

9۔ ہر عمر گروہ ________ اور ________ روابط سے عبارت ہوتے ہیں۔

10 ۔ ہم عمر گروہ، ________ کے لیے بہت زیادہ محرکاتی قوت رکھتا ہے۔

11۔ ترسیل کے اہم اشکال کیا ہیں؟

____

____

12۔ ذرائع ابلاغ فرد کے لیے ترسیل کا کام انجام دیتے ہیں۔ وضاحت کیجیے

____

____

17.3 خلاصہ

سماجیت کا طریق خاندان مدرسہ، ہم عمر گروہ اور ذرائع ابلاغ کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ بچے رجحانات، عقائد اور کئی اقدار کو خاندان اور ہم عمر گروہ سے حاصل کرتے ہیں۔ سماجیت نہ صرف فرد کی ابتدائی عمر میں انجام پاتی ہے بلکہ یہ طریق ساری زندگی جاری رہتا ہے۔ سماجیت کی دوسری ایجنسیاں بھی ہیں جیسے مذہبی گروہ، اسکاوٹس، گائیڈس، نوجوان تنظیمیں۔ اور فرد زندگی میں دیگر ایجنسیوں سے ہمکنار ہوتا ہے جیسے فوجی اور سماجی کلب جو فرد کی سماجیت سازی کرتے ہیں۔ سماج کے تمام افراد مسلسل طریق سماجیت کی وجہ سے تمدنی اقدار، معیارات اور رجحانات کو اپناتے ہوئے سماج کا ایک حصہ بن جاتے ہیں۔ با الفاظ دیگر یہ ایک طریق ہے جس کے ذریعہ فرد اور سماج ایک ہوجاتے ہیں۔

17.4 کلیدی الفاظ

ہم عمر گروہ : یہ ایسا گروہ ہے جس میں تمام افراد ہم عمر ہونے کے علاوہ ان کی سماجی حیثیت بھی کم و بیش یکساں ہوتی ہے۔

17.5 سفارش کردہ کتابیں

1 _ Harry M. Johnson : Sociology

2 _ Alex. Inkeles : Sociology

3 _ Ramnath Sharma : Introduction to Sociology

17.6 نمونہ امتحانی سوالات

I مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 30 سطروں میں لکھیے۔

1 سماجیت کے طریق میں خاندان کے رول کو سمجھائیے

2 آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ذرائع ابلاغ (Mass Media) سماجیت کی ایک طاقتور ایجنسی ہے۔

3 ہم عمر گروہ سماجیت کی اہم ایجنسی ہے " سمجھائیے

II مندرجہ ذیل ہر سوال کا جواب 15سطروں میں لکھیے۔

1 بچپن میں سکھائے جانے والی اقدار میں سے چند کا تذکرہ کیجیے ۔

2 سماجیت میں ٹی وی کا رول۔

3 طریق سماجیت میں اسکول کا رول۔

17.7 اپنی معلومات کی جانچ: نمونہ جوابات

1 ۔ خاندان سماج کا ایک مسلمہ، منظم اور مستقل گروہ ہے جس کے افراد ایک دوسرے سے خونی رشتہ، شادی اور متبنی کرنے کے ذریعہ ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔

2۔ (1)۔ سماجیت یافتہ فرد

(2) ۔ احتیاجات؛ اور بقاء

(3) ۔ شخصیت

(4) ۔ انسانی تربیت

3۔ (1) ۔ ضبط نفس

(2) ۔ اقدار

(3) ۔ بنیادی صلاحیتیں جو زندگی میں کار آمد ثابت ہوتی ہیں۔

(4) ۔ برتاوی رول

4 ۔ مدرسہ

5۔ (1) صحیح

(2) ۔ غلط

(3) ۔ صحیح

(4) ۔ غلط

6 ہم عمر گروہ

7 اصول اور ضوابط

8 مساوات

9 قریبی گھرے

10 سماجی برتاؤ

11 (1) ریڈیو

(2) ٹیلی ویژن

(3) ۔اخبار

(4) ۔فلمیں۔

(5) ریکارڈ

(6) رسائل

12۔ (1) اقدار

(2) اصول

(3) عقائد

(4) روایات

مترجم : جناب محمد عبدالعلیم

B. NO. 010